لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ

لوہیانامہ

URDU DAILY **LOHIA NAMA** LUCKNOW

R.N.I. No.: UPURD 2013 48815 Vol. No. 13, Issue No. 274 Saturday 21 February, 2026 Price: 1 - Pages:4 Morning Edition

جلد نمبر (۱۳) شمارہ نمبر (۲۷۴) ۲۱ فروری ۲۰۲۶ء بروز ہفتہ قیمت: ایک روپیہ (صفحات: ۴)

ٹرمپ کا ایران کو الٹی میٹم 'معاہدہ نہ ہوا تو سنگین نتائج بھگتنے کیلئے رہے تیار'

تہران پر حملہ کرنے کی تیاری میں امریکہ، ایف-22 اور ایف-35 جنگی طیاروں سے کی گھیرابندی، ایران نے جاری کیا 'نوٹم'

واشنگٹن/تہران (ایجنسی): ایران پر ممکنہ امریکی حملے کی اطلاعات کے درمیان صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک اہم بیان جاری کیا ہے۔ امریکی صدر نے ایرانی جوہری رہنما خامنہ ای کو الٹی میٹم جاری کرتے ہوئے تہران کو بامعنی معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں سنگین نتائج کا انتباہ دیا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایران جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتا اور یہ بات ان پر واضح کردی گئی ہے۔

ٹرمپ نے بورڈ آف پیس کے اجلاس میں کہا کہ ایران کے ساتھ مذاکرات مثبت رہے ہیں اور بامعنی سمجھوتہ ہونا ضروری ہے ورنہ اس کے نتائج بہت سنگین ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ ایران کے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں لیکن وہ جوہری ہتھیار نہیں رکھ سکتا۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ دس دنوں میں ایران کے حوالے سے تصویر واضح ہو جائے گی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے اپنے اعلیٰ مشیروں کے ساتھ اعلیٰ سطحی ملاقات کے بعد ایران کو 10 دن کے اندر اپنے جوہری پروگرام پر معاہدہ کرنے کا الٹی میٹم جاری کیا ہے۔ ایران میں ممکنہ امریکی فوجی آپریشن طویل ہوسکتا ہے۔ امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی میں مسلسل اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ امریکہ نے ایران کو F-22 اور F-35 جیسے مہلک لڑاکا طیاروں سے گھیر لیا ہے۔ وال اسٹریٹ جرنل کی رپورٹ کے مطابق، دو امریکی کیریئر جنگی گروپ، یو ایس ایس ابراہم لنکن اور یو ایس ایس جیرالڈ آر کو تعینات کیا گیا ہے۔ اس ہفتے، کم از کم 50 اضافی لڑاکا طیارے، ہوا سے ہوا میں ایندھن بھرنے والے ٹینکرز اور دیگر طیاروں کے ساتھ، مشرق وسطیٰ میں تعینات کیے گئے ہیں۔ اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے جمعرات (19 فروری) کو ایران کو خبردار کیا کہ اگر ایران نے حملہ کیا تو اسرائیل اس کا سخت جواب دے گا۔ ایک فوجی تقریب میں ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی تقریر میں نیتن یاہو نے کہا کہ اگر ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ خامنہ ای غلطی کرتے ہیں اور ہم پر حملہ کرتے ہیں تو انہیں ایسا جواب ملے گا جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک نے جمعرات یعنی 19 فروری کو اپنے شہریوں سے ایران چھوڑنے کی اپیل کی ہے۔ دریں اثنا، ایران نے ممکنہ امریکی حملے کے پیش نظر الرٹ موڈ پر چلا گیا ہے، ملک میں نوٹم نافذ کردیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایران کے پورے علاقے میں نو فلائی زون نافذ ہے۔ ایران کے سپریم لیڈر خامنہ ای بھی امریکی حملے کی قیاس آرائیوں پر سخت موقف اختیار کرتے نظر آتے ہیں۔

یکم فروری کو ایک بیان میں انہوں نے واضح طور پر کہا کہ اگر امریکہ نے حملہ کیا تو یہ جنگ کی طرف بڑھ سکتا ہے۔ خامنہ ای نے کہا کہ "ایران پہلے کسی ملک پر حملہ نہیں کرے گا، لیکن اگر اس پر حملہ ہوا تو وہ جوابی کارروائی کرے گا۔"

امریکہ کے ممکنہ حملے کے پیش نظر ایران نے پورے ملک میں 'نوٹس ٹو ایئر مشن' (نوٹم) نافذ کردیا ہے۔ نوٹم کی وجہ سے پورا ایران 'نو فلائی زون' بن گیا ہے۔ ایران نے یہ نوٹم پورے ملک میں راکٹ ٹیسٹ کے لیے جاری کیا ہے، جبکہ امریکہ نے اپنے ایف-22 اور ایف-35 جیسے خطرناک فائٹر جیٹس سے ایران کی گھیرابندی کردی ہے۔ رپورٹس کے مطابق امریکہ اس ہفتے کے آخر تک تہران پر حملہ کرسکتا ہے۔

'وال اسٹریٹ جرنل' کی رپورٹ کے مطابق امریکہ نے اپنے طاقتور ایف-35 اور ایف-22 جیسے فائٹر جیٹس ایران کے قریب تعینات کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی 2 'امریکی کیریئر بیٹل گروپ' تہران کے قریب موجود ہیں، جن میں سے ایک 'یو ایس ایس ابراہم لنکن' ایران کے انتہائی نزدیک ہے جبکہ دوسرا 'یو ایس ایس جیرالڈ آر فورڈ' بھی مشرق وسطیٰ میں داخل ہو چکا ہے۔ واضح رہے کہ ایران کے ساتھ جنگ کے خدشے کے پیش نظر امریکہ نے مشرق وسطیٰ میں فائٹر جیٹس اور فضائی بیڑے کو تیار کرلیا ہے۔ 'ایکسیوس' کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کی یہ کارروائی ایسے وقت میں ہورہی ہے جب ایسے اشارے مل رہے ہیں کہ ایران کے خلاف جلد فوجی کارروائی شروع کی جاسکتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق ایران میں امریکہ کی کسی بھی فوجی کارروائی کے طویل ہونے کا امکان ہے، جو کئی ہفتوں تک جاری رہ سکتی ہے اور ایک مکمل جنگ کی صورت اختیار کرسکتی ہے۔

حملے کی صورت میں امریکی اڈے جائز ہدف ہوں گے: ایران

نیویارک (ایجنسی): ایران نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس اور سلامتی کونسل کے صدر کو ارسال کیے گئے خط میں خبردار کیا ہے کہ اگر امریکہ اپنی فوجی دھمکیوں پر عمل کرتا ہے تو خطے میں موجود اس کے فوجی اڈے، تنصیبات اور دیگر اثاثے ایران کے لیے "جائز اہداف" تصور ہوں گے۔ اقوامِ متحدہ میں ایران کے سفیر امیر سعید ارادانی نے اپنے خط میں کہا کہ تہران خطے میں کسی بھی ممکنہ فوجی جارحیت کے سنگین نتائج سے آگاہ کررہا ہے اور کسی بھی حملے کا فیصلہ کن جواب دیا جائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ایران جنگ کا خواہاں نہیں، تاہم اپنی خودمختاری اور سلامتی کے تحفظ کے لیے تمام ضروری اقدامات کرے گا۔ یہ پیش رفت اس بیان کے بعد سامنے آئی ہے جس میں امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایران کو جوہری مسئلے پر واشنگٹن کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لیے محدود مدت کا عندیہ دیا تھا اور خبردار کیا تھا کہ ناکامی کی صورت میں برے نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ ایران کے مستقل مشن نے امریکی بیان بازی کو فوجی جارحیت کے حقیقی خطرے کا اشارہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ کسی بھی غیر متوقع اور بے قابو نتائج کی مکمل ذمہ داری امریکہ پر عائد ہوگی۔ اقوامِ متحدہ کے ترجمان اسٹیفن ڈوجارک نے بڑھتی ہوئی کشیدگی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ سکریٹری جنرل فوجی طاقت میں اضافے اور جنگی سرگرمیوں پر فکرمند ہیں اور ایران و امریکہ دونوں کو عمان کی ثالثی میں جاری مذاکرات کو آگے بڑھانے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ ایران کے جوہری پروگرام پر دونوں ممالک کے درمیان مذاکرات کا دوسرا دور 17 فروری کو جنیوا میں منعقد ہوا۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس اراغچی نے بات چیت میں پیش رفت کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ فریقین ایک ایسے مسودے پر کام کریں گے جو ممکنہ معاہدے کی بنیاد بن سکتا ہے۔ ادھر امریکی صدر نے سوشل میڈیا پر اپنے پیغام میں عندیہ دیا کہ معاہدہ نہ ہونے کی صورت میں سخت اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ اس سے قبل بھی خطے میں کشیدگی کے دوران آبنائے ہرمز کی بندش اور فوجی تنصیبات کو نشانہ بنانے کی دھمکیاں دی جاچکی ہیں، جس کے باعث مشرق وسطیٰ کی صورتحال ایک بار پھر غیر یقینی کا شکار ہوگئی ہے۔

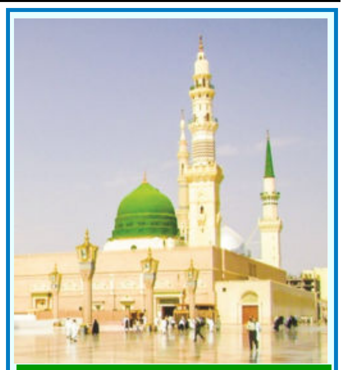

اوقات سحر و افطار

۳ رمضان المبارک 1447ھ

ہفتہ، 21 فروری 2026

لکھنؤ	
وقت افطار	ختم سحر
6:04	5:14
شاہجہانپور	
6:09	5:19

فقہ جعفریہ کیلئے ختم سحر ۸ منٹ قبل اور افطار میں ۱۱ منٹ کی تاخیر

کلدیپ سینگر کے بھائی کو نہیں ملی ضمانت

نئی دہلی (ایجنسی): دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کے روز اناؤ عصمت دری معاملہ کے مجرم کلدیپ سینگر کے بھائی جے دیپ سینگر کو حکم دیا ہے کہ وہ جیل افسران کے سامنے خود سپردگی کرے۔ عدالت نے یہ ہدایت متاثرہ لڑکی کے والد کی دوران حراست موت کے معاملے میں جے دیپ سینگر کو سنائی گئی سزا کے تناظر میں جاری کی ہے۔ جسٹس نوین چاولہ اور جسٹس رویندر ڈوڈیجا کی بنچ مجرم کی اس درخواست پر سماعت کررہی تھی، جس میں اس نے 10 سال کی سزا کو معطل کرکے عبوری ضمانت میں مزید توسیع کی اپیل کی ہے۔ عدالت نے کہا کہ جے دیپ سینگر جولائی 2024 میں دی گئی عبوری ضمانت میں آخری بار اپریل 2025 میں توسیع کی گئی تھی۔ اس کے بعد سے 5 تاریخیں گزر جانے کے باوجود عدالت کے ذریعہ اس کے عبوری ضمانت میں مزید توسیع کرنے یا اس کی سزا معطل کرنے کا کوئی حکم جاری نہیں کیا گیا ہے۔

کیرالہ: رمضان المبارک کا پہلا جمعہ، امن و سلامتی کی مانگی گئی دعائیں، ماہ رمضان مذہبی ہم آہنگی اور اتحاد کی عظیم مثال ہے

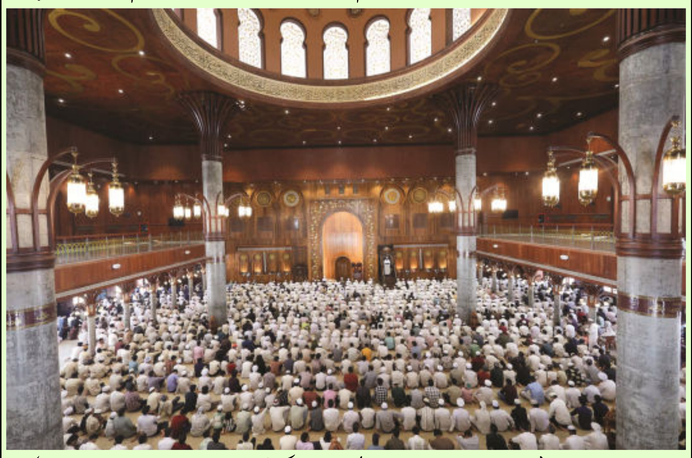

کالی کٹ (عبدالکریم امجدی): ریاست کیرل کے تمام مساجد میں رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کی نماز خشوع اور خضوع کے ساتھ ادا کی گئی۔ ملک اور ریاست میں امن وسلامتی اور خوشحالی کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔ اس سلسلہ میں کالی کٹ کے مرکز نالج سٹی میں واقع بھارت کی سب سے بڑی عالیشان انڈین گرانڈ مسجد جامع الفتوح میں حلقہ ذکر، دعا مجلس اور رمضان خطاب کا انعقاد عمل میں آیا۔ جمعہ نماز کی امامت شیخ رحمت اللہ ثقافی کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ ہندوستان کی تاریخی مسجد میں ریاست کی مقتدر شخصیات نے شرکت کی۔ اپنے رمضان پیغام میں ڈاکٹر عبدالحکیم ازہری نے کہا کہ ماہ رمضان میں نیکیوں کا اجر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ ماہ رمضان تزکیہ نفس اور قرب الٰہی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان اس ماہ کی قدر کریں عبادات وریاضت کی کثرت کریں۔ ڈاکٹر ازہری نے کہا کہ اپنے صدقات وخیرات کے ذریعہ پسماندہ اور غریبوں کی مدد کریں۔ واضح رہے کہ جامع الفتوح میں رمضان المبارک میں تعلیمی، سماجی، دعوتی، روحانی پر مشتمل متعدد اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ جن میں قابل ذکر پروگرامس اجتماعی افطاری، جلسہ اعتکاف، حلقہ ذکر، درس حدیث، درس قرآن، رمضان خطبات کے علاوہ یومیہ ہزاروں کی تعداد میں گرانڈ افطار تقریب کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں روزہ دار کے علاوہ مسافر، بیمار اور مختلف مذاہب کے لوگوں کی شرکت ہوتی ہے۔ منصور ثقافی کے مطابق ۱۶ رمضان کو بدر الکبریٰ نیشنل پیمانہ پر اجتماعی دعوت افطار اور روحانی اجلاس کا انعقاد بھی کیا جائے گا جس میں ہزاروں کی تعداد میں فرزندان توحید شریک ہوتے ہیں۔ یہ ریاست کی سب سے بڑی اتحاد کی مثال ہے۔

امریکی سپریم کورٹ نے صدر ٹرمپ کو دیا شدید جھٹکا گلوبل ٹیرف کو غیرقانونی قرار دیتے ہوئے کیا رَد

واشنگٹن (ایجنسی): امریکی سپریم کورٹ نے صدر ڈونالڈ ٹرمپ کو آج ٹیرف معاملہ پر شدید جھٹکا دیا ہے۔ عدالت نے جمعہ کے روز ٹرمپ کے گلوبل ٹیرف کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسے رَد کردیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے صدر ٹرمپ کے ٹیرف لگانے سے متعلق اختیار کے خلاف فیصلہ سنایا اور کہا کہ امریکہ کے ٹریڈنگ پارٹنرس پر بڑے ٹیرف لگانے کے لیے ایمرجنسی اختیارات کا استعمال کرنا غیر قانونی تھا۔ سپریم کورٹ کے ذریعہ 6-3 کی اکثریت سے سنایا گیا یہ فیصلہ ایمرجنسی پاورس قانون کے تحت عائد کیے گئے ٹیرف پر مرکوز ہے، جس میں بڑے پیمانے پر لگائے گئے وہ 'ریسپروکل ٹیرف' بھی شامل ہیں جو ٹرمپ نے تقریباً ہر دوسرے ملک پر عائد کیے تھے۔ ٹرمپ نے اپنے اسی ایجنڈے کے تحت ہندوستان پر بھی ٹیرف لگانے کا اعلان کیا تھا۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلہ سے ٹرمپ کو اپنے معاشی ایجنڈے کے ایک اہم ایشو پر بڑی شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ ٹرمپ کے بڑے ایجنڈے کا پہلا بڑا حصہ ہے جو براہ راست طور پر ملک کی سب سے بڑی عدالت کے سامنے آیا ہے، جس کی انھوں نے اپنی پہلی مدت کار میں 3 کنزرویٹو قانون دانوں کی تقرری کے ساتھ خاکہ دینے کی شروعات کی تھی۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اپنے معاشی ایجنڈا کے تحت گلوبل ٹیرف میں بے باک رہے ہیں اور اسے امریکی تاریخ کے سب سے اہم معاملوں میں سے ایک بتایا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کے خلاف فیصلہ آنا ملک کی معیشت کے لیے ایک بڑا نقصان ہوگا۔ فی الحال عدالت کے فیصلہ سے ٹرمپ انتظامیہ کے معاشی ایجنڈے کو زبردست جھٹکا لگا ہے، اور اس کے دوررَس نتائج برآمد ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔

ایم پی، کرناٹک اور تلنگانہ میں فرقہ وارانہ کشیدگی

مدھیہ پردیش کے جبل پور، کرناٹک کے بگل کوٹ اور حیدرآباد کے امبرپیٹ میں مذہبی تقریبات کے دوران کشیدگی کے واقعات پیش آئے، پولیس کی فوری کارروائی سے حالات قابو میں رہے اور کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی

نئی دہلی (ایجنسی): مدھیہ پردیش، کرناٹک اور تلنگانہ میں مذہبی تقاریب کے دوران کشیدگی کے واقعات سامنے آئے ہیں۔ تینوں مقامات پر انتظامیہ نے بروقت مداخلت کرتے ہوئے حالات کو قابو میں رکھا اور عوام سے امن و امان برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے۔ مدھیہ پردیش کے ضلع جبل پور کی تحصیل سیہورا کے وارڈ نمبر پانچ آزاد چوک علاقے میں جمعرات کو مندر میں آرتی اور قریبی مسجد میں نماز تقریباً ایک ہی وقت پر ادا کی جارہی تھی کہ اسی دوران کسی بات پر تنازع شروع ہوا جو ہاتھا پائی اور پتھراؤ تک جا پہنچا۔ اطلاع ملتے ہی ضلع ہیڈکوارٹر سے اضافی پولیس فورس روانہ کی گئی۔

سیہورا تھانہ پولیس کے ساتھ دیگر تھانوں کا عملہ بھی موقع پر پہنچا اور علاقے میں سخت سکیورٹی انتظامات کیے گئے۔ کلکٹر راگھویندر سنگھ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ سمپت اپادھیائے نے موقع پر پہنچ کر صورتحال کا جائزہ لیا۔ پولیس کے مطابق کسی مذہبی مقام کو نقصان نہیں پہنچا اور نہ ہی کسی جانی نقصان کی اطلاع ہے۔ کرناٹک کے ضلع بگل کوٹ میں شیواجی جینتی جلوس کے دوران ایک مسجد کے سامنے سے گزرنے پر تنازع پیدا ہوا۔ بعض ہندو تنظیموں نے الزام عائد کیا کہ مسجد کی سمت سے پتھر پھینکا گیا۔ پولیس نے دونوں جانب جمع ہجوم کو منتشر کرکے حالات کو قابو میں کرلیا۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ معاملے کی جانچ جاری ہے اور امن برقرار ہے۔

ادھر حیدرآباد کے علاقے امبرپیٹ میں جامع مسجد کے قریب شیواجی جینتی جلوس اور رمضان کی نماز کے دوران ہلکی کشیدگی دیکھی گئی۔ جلوس میں تیز موسیقی اور نعرے بازی پر دونوں فریقوں کے درمیان تکرار ہوئی، تاہم پولیس کی فوری مداخلت سے صورتحال جلد معمول پر آگئی۔ کسی نقصان یا تشدد کی اطلاع نہیں ملی۔ تینوں مقامات پر پولیس نے افواہوں سے گریز کرنے اور بھائی چارہ قائم رکھنے کی اپیل کی ہے۔

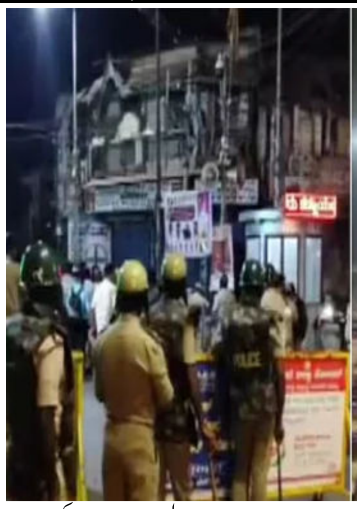

راہل گاندھی نے آنجہانی رامچیت موچی کے بیٹے سے ملاقات کر ہمدردی کا کیا اظہار، بیمار بیٹی کا کرائیں گے علاج

سلطانپور (ایجنسی): کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے آج اتر پردیش کے ایودھیا۔ پریاگ راج شاہراہ واقع گپتار گنج میں موجود رامچیت موچی کی دکان کا دورہ کیا۔ انھوں نے رامچیت کی فیملی سے بات چیت کی اور ان کے بیٹے کا حال دریافت کیا۔ کچھ دیر دکان پر گزارنے کے بعد راہل گاندھی لکھنؤ کے لیے روانہ ہوگئے۔ اس دوران وہاں لوگوں کی زبردست بھیڑ دیکھنے کو ملی۔ بھیڑ کو قابو میں رکھنے کے لیے پولیس وانتظامیہ کے اہلکار بھی دیکھنے کو ملے۔ دراصل رامچیت موچی کا گزشتہ سال انتقال ہوگیا۔ راہل گاندھی نے آج جب اتر پردیش کے سلطان پور کی ایک عدالت میں کسی معاملہ پر اپنا بیان درج کرانے پہنچے، تو واپسی میں رامچیت موچی کے بیٹے راگھو سے ملاقات کرنے دکان پر پہنچ گئے۔ وہ تقریباً 7 منٹ دکان پر رکے اور رامچیت کی موت پر اپنی ہمدردی ظاہر کی۔ بیٹے راگھو سے راہل گاندھی نے رامچیت موچی کی موت پر نہیں آپانے کے لیے افسوس بھی ظاہر کیا۔ اس ملاقات کے دوران راگھو کی بیٹی شردھا وہیں موجود تھی، جسے راہل گاندھی نے اپنی گود میں اٹھایا اور چاکلیٹ دے کر اپنائیت کے ساتھ کچھ باتیں کیں۔ راہل گاندھی نے دیکھا کہ شردھا کے پیر میں کچھ تکلیف ہے۔ پوچھنے پر انھیں بتایا گیا کہ شردھا کے پیر میں چوٹ لگی تھی، جس کا بہت علاج کرایا جارہا ہے لیکن چوٹ ٹھیک نہیں ہو پا رہی۔ یہ سن کر راہل گاندھی نے کانگریس ریاستی صدر کو ہدایت دی کہ بچی کی چوٹ کا بہتر سے بہتر علاج کرایا جائے۔

بنگلہ دیش کا وزیر اعظم بنتے ہی طارق رحمن نے ہندوستان کے حق میں اٹھایا بڑا اقدام، سبھی زمرہ کے ویزے بحال

ڈھاکہ (ایجنسی): بنگلہ دیش کے نومنتخب وزیر اعظم طارق رحمن نے ہندوستان کے ساتھ رشتوں میں شیرینی گھولنے کے مقصد سے ایک بڑا قدم اٹھایا ہے۔ دہلی واقع بنگلہ دیش ہائی کمیشن نے 20 فروری کو ہندوستانیوں کے لیے ویزا خدمات پھر سے بحال کرنے کا اعلان کردیا ہے۔ محمد یونس کی حکومت نے تقریباً 2 ماہ قبل ویزا خدمات کو معطل کردیا تھا، جس سے ہند۔بنگلہ دیش تعلقات میں کچھ حد تک تلخی آگئی تھی۔

بتایا جارہا ہے کہ ہندوستانی شہریوں کے لیے سبھی زمروں کے ویزے بحال کردیے گئے ہیں، جن میں میڈیکل اور سیاحتی ویزے بھی شامل ہیں۔ گزشتہ سال دسمبر میں بزنس اور ورک ویزا کو چھوڑ کر بقیہ ویزوں پر روک لگادی گئی تھی۔ یونس حکومت کے اس فیصلہ کو پلٹتے ہوئے جمعہ کی صبح سبھی ویزا خدمات بحال کردی گئیں۔ بی این پی کی قیادت والی حکومت بننے کے 3 دنوں بعد یہ قدم اٹھایا گیا ہے، جو دونوں ممالک کے درمیان سفارتی رشتوں میں بہتری کا اشارہ ہے۔

بنگلہ دیش کے سلہٹ میں ہندوستان کے سینئر قونصلر افسر انیرودھ داس نے 19 فروری کو بتایا کہ بنگلہ دیشی شہریوں کے لیے بھی سبھی ویزا خدمات پوری طرح بحال کرنے کا عمل شروع کردیا گیا ہے۔ 'بی ڈی نیوز 24' کے مطابق انھوں نے کہا کہ "میڈیکل اور ڈبل انٹری ویزا حال میں جاری کیے جارہے ہیں۔ سیاحتی ویزا سمیت دیگر زمروں کے ویزے پھر سے شروع کرنے کے لیے قدم اٹھائے جارہے ہیں۔" انھوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تعلقات آپسی احترام اور مشترکہ مفادات پر مرکوز ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ طارق رحمن کے وزیر اعظم بننے کے بعد بنگلہ دیش نئے سیاسی دور میں قدم رکھ چکا ہے۔ بنگلہ دیش میں شدت پسند سیاسی کارکن شریف عثمان بن ہادی کے قتل کے بعد دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی پیدا ہوگئی تھی۔ دسمبر 2025 میں سفارتی کشیدگی کے مدنظر دونوں ممالک کے درمیان قونصلر اور ویزا خدمات روک دی گئی تھیں۔ سنگاپور میں علاج کے دوران ہادی کی موت کی خبر ملنے کے بعد 18 دسمبر کی رات مظاہرین کے ایک گروپ نے چٹگاؤں میں ہندوستانی اسسٹنٹ ہائی کمیشن کے سامنے مظاہرہ کیا اور پتھر پھینکے تھے۔ اس کے بعد ہندوستان نے وہاں 21 دسمبر سے آئندہ حکم تک دفتری کام کو معطل کردیا۔

یو جی سی کے نئے ضابطے کی نظرثانی ضروری

یو جی سی کے نئے ضابطے کی نظرثانی ضروری ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں مساوات کو فروغ دینے کے لیے جاری کیے گئے نئے ضابطے، یعنی 'پروموشن آف ایکویٹی ان ہائر ایجوکیشن انسٹیٹیوشنز ریگولیشن'، کا تنازعہ عدالت عظمیٰ تک پہنچ چکا ہے۔ عدالت نے یو جی سی کے رہنما اصولوں کے نفاذ پر عارضی طور پر روک لگا دی ہے اور اس کی مزید سماعت ابھی نہیں کی گئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ ضابطے کیوں وضع کیے گئے اور اب ان کی مخالفت کس بنیاد پر کی جارہی ہے؟ دراصل، نئی دہلی میں واقع مایہ ناز میڈیکل کالج ایمس سمیت ملک کے کئی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ذات پر مبنی تفریق کے سبب 2008 سے لے کر 2012 کے درمیان طلبہ کی طرف سے خودکشی کے کئی دردناک واقعات پیش آئے۔ ان میں حیدرآباد کے مرکزی یونیورسٹی کے طالب علم روہت ویمولا اور ممبئی کے سرکاری میڈیکل کالج کی طالبہ پائل تڑوی کے واقعات نمایاں ہیں۔ ان دردناک واقعات کے پیش نظر، مرکزی وزارت تعلیم نے یو جی سی کو ہدایت دی کہ وہ اس نوعیت کی تفریق کے خلاف ضابطے بنائے۔ اس کے بعد یو جی سی نے سال 2012 میں ''یو جی سی ریگولیشن'' جاری کیا۔ تاہم، مذکورہ واقعات کے بعد متاثرہ والدین نے عدالت عظمیٰ میں درخواست دائر کی کہ ضابطوں کو سختی سے نافذ کیا جائے۔ عدالت نے یو جی سی سے وضاحت طلب کی۔ یو جی سی کے جواب میں بتایا گیا کہ وہ اپنے التزامات کو مزید بہتر بنانے کے لیے 2012 کے ضابطوں میں ترمیم کررہا ہے۔

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

یو جی سی کے نئے ضابطے کی نظرثانی ضروری ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں مساوات کو فروغ دینے کے لیے جاری کیے گئے نئے ضابطے، یعنی 'پروموشن آف ایکویٹی ان ہائر ایجوکیشن انسٹیٹیوشنز ریگولیشن'، کا تنازعہ عدالت عظمیٰ تک پہنچ چکا ہے۔ عدالت نے یو جی سی کے رہنما اصولوں کے نفاذ پر عارضی طور پر روک لگا دی ہے اور اس کی مزید سماعت ابھی نہیں کی گئی۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر یہ ضابطے کیوں وضع کیے گئے اور اب ان کی مخالفت کس بنیاد پر کی جارہی ہے؟

دراصل، نئی دہلی میں واقع مایہ ناز میڈیکل کالج ایمس سمیت ملک کے کئی اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ذات پر مبنی تفریق کے سبب 2008 سے لے کر 2012 کے درمیان طلبہ کی طرف سے خودکشی کے کئی دردناک واقعات پیش آئے۔ ان میں حیدرآباد کے مرکزی یونیورسٹی کے طالب علم روہت ویمولا اور ممبئی کے سرکاری میڈیکل کالج کی طالبہ پائل تڑوی کے واقعات نمایاں ہیں۔ ان دردناک واقعات کے پیش نظر، مرکزی وزارت تعلیم نے یو جی سی کو ہدایت دی کہ وہ اس نوعیت کی تفریق کے خلاف ضابطے بنائے۔ اس کے بعد یو جی سی نے سال 2012 میں ''یو جی سی ریگولیشن'' جاری کیا۔ تاہم، مذکورہ واقعات کے بعد متاثرہ والدین نے عدالت عظمیٰ میں درخواست دائر کی کہ ضابطوں کو سختی سے نافذ کیا جائے۔ عدالت نے یو جی سی سے وضاحت طلب کی۔ یو جی سی کے جواب میں بتایا گیا کہ وہ اپنے التزامات کو مزید بہتر بنانے کے لیے 2012 کے ضابطوں میں ترمیم کررہا ہے۔

جنوری 2025 میں ترمیم شدہ قوانین کا ڈرافٹ جاری ہوا اور گزشتہ مہینے اس پر حکم بھی صادر کیا گیا۔ اس ترمیم میں کچھ اصلاحات کی گئی ہیں، جیسے کہ تعلیمی اداروں میں تفریق کے خلاف بیداری کے نظام کی تشکیل، لیکن بدقسمتی سے کئی اہم نقائص نظرانداز کردیے گئے، جنہیں فوری دور کرنے کی ضرورت ہے۔ سب سے پہلا نقص یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیمی اداروں کی تعریف غیر حقیقی ہے۔ یو جی سی نے سبھی اعلیٰ تعلیمی اداروں کا ذکر تو کیا، لیکن تعریف کے ضمن میں کہا کہ وہ صرف وہی یونیورسٹیاں اور کالجز شامل ہیں جو یو جی سی ایکٹ 1956 کی دفعہ 3 کے تحت آتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً 168 یونیورسٹیاں اور 45،473 کالجز ہی اس دائرہ میں شامل ہوں گے۔ اس تعریف سے 23 آئی آئی ٹی، 21 آئی آئی ایم، اور تقریباً 1222 خودمختار تعلیمی ادارے باہر رہ جائیں گے۔ یہ ادارے قومی اہمیت کے حامل ہیں، آئی آئی ٹی ایکٹ 1961 کے تحت اور آئی آئی ایم 2017 کے ایکٹ کے تحت چلائے جاتے ہیں۔ اسی طرح پالی ٹیکنک، اساتذہ کی تربیت و نرسنگ ادارے، اے آئی سی ٹی ای، این سی ٹی ای، اور آئی این سی جیسے خودمختار ادارے بھی ہیں، جنہیں یو جی سی ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت تسلیم کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ انہیں براہ راست وزارت تعلیم کے ذریعے مالی امداد دی جاتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ترمیم شدہ ضابطے سے ممکنہ طور پر اعلیٰ تعلیمی اداروں کا بڑا حصہ غیر متاثر رہے گا۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ ملک کے سبھی تعلیمی اداروں پر ضابطے یکساں طور پر لاگو ہوں۔

دوسری بڑی خامی یہ ہے کہ 2012 کے قوانین کے برعکس نئے مجوزہ ضابطے تفریق کی مختلف شکلوں کو واضح طور پر درج نہیں کرتے۔ 2012 کے ضابطوں میں چھوا چھوت اور جرائم ایکٹ 1955 اور ظلم ایکٹ 1989 کی طرز پر 28 طرح کی تفریق کی فہرست دی گئی تھیں، جو رجسٹری، تجزیہ، تعلیم، کھیل، سماجی زندگی، ہاسٹل اور ڈائنگ ہال سے متعلق ہیں۔ نئی ترمیم ان سب کو ''ایکوٹی کمیٹی'' پر چھوڑ دیتی ہے۔ حالانکہ ایکویٹی کمیٹی کو تفریق کی فہرست تیار کرنا لازمی ہے، لیکن یہ واضح نہیں کہ کمیٹی کو چھوت چھات کے نظام اور ایس سی، ایس ٹی طلبہ کے ساتھ ہونے والی نفرت آمیز اور توہین آمیز سلوک کو کیسے شامل کرنا ہے۔

ایک اور واضح مثال آئی آئی ٹی کی ہے، جہاں ایک طالب علم نے اپنی ہم جماعت لڑکی سے پوچھا تھا 'کوٹے سے آئی یا کھوٹے سے آئی ہو؟' جیسے سوالات کر کے ذہنی طور پر تفریق پیدا کرتے ہیں۔ 2012 کے قوانین نے تعلیمی اداروں میں اس نوعیت کی تفریق کی مکمل درجہ بندی کردی تھی، جبکہ نئے مجوزہ ضابطے نے اسے کمیٹی پر چھوڑ دیا، جو مختلف اداروں میں مختلف تشریحات پیدا کرسکتا ہے اور قانونی غیر یقینی صورتحال پیدا کرے گا۔ سال 2026 کے ضابطوں میں ایک اور کمی ایکویٹی کمیٹی کی تشکیل سے متعلق ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ ادارے کے سربراہ کو کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا ہے، جو مفادات کے ٹکراؤ کی صورتحال پیدا کرسکتا ہے۔ یعنی وہ ایک طرف سفارش کرنے والوں کے ساتھ ہے اور دوسری طرف فیصلے کرنے والے کے طور پر۔ حتمی فیصلہ لینے والے ادارے کے سربراہ کو کمیٹی کا حصہ نہیں ہونا چاہیے۔ ایکویٹی کمیٹی میں ایس سی، ایس ٹی اور دیگر پسماندہ طبقے کی نمائندگی کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن یہ ناکافی ہے۔ فیصلہ سازی میں مؤثر کردار کے لیے ان کی نمائندگی کم از کم 50 فیصد ہونی چاہیے تھی۔ لباب یہ ہے کہ یو جی سی کو اس نئے ضابطے کی فوری نظرثانی کرنی چاہیے۔ اسے تعلیمی اداروں میں مساوات کو صحیح معنوں میں فروغ دینے، ذات پر مبنی تفریق کے خاتمے کے لیے اقدامات مضبوط کرنے، اور ان والدین کو انصاف فراہم کرنے کے لیے جو اپنے بچوں کو اس تعصب کی وجہ سے کھو چکے ہیں، ان کمیوں کو دور کرنا لازمی ہے۔ یہی راستہ ہے جس پر چل کر ملک کے تعلیمی ادارے حقیقی معنوں میں ایکویٹی اور انصاف کی مثال بن سکتے ہیں۔

9161484863

حدیث نبوی ﷺ

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

''صدقہ برائی کے ۷۰ دروازے بند کردیتا ہے، یہ بیماریوں اور پیش آنے والی مصیبتوں کو دور کردیتا ہے۔ (کنزالاعمال)

لکھنؤ سے شائع ہونے والا اردو روزنامہ
لوھیانامہ
URDU DAILY LOHIA NAMA LUCKNOW

غزہ پر بڑھتے مظالم

سمندر کے کنارے ایک باریک سی پٹی ہے جسے دنیا غزہ کے نام سے جانتی ہے۔ کبھی یہاں لہروں کی آواز شام کے وقت کسی پرکشش قدیم لوری کی طرح سنائی دیتی تھی۔ بچے ریت پر اپنے ننھے قدموں سے ایسے نقش بناتے تھے جیسے وقت کی پیشانی پر کوئی معصوم دعا لکھ رہے ہوں۔ وہی ساحل بارود کی بو میں لپٹا ہوا ہے۔ افق پر اڑتی ہوئی گرد اس طرح معلق ہے جیسے کسی عظیم سانحے کی راکھ ابھی تک فضا میں تحلیل نہ ہوسکی ہو۔ شہر کی گلیاں جو کبھی بازاروں کی چہکار اور دستکاروں کی صداؤں سے آباد تھیں، اب ٹوٹے ہوئے دروازوں اور بکھرے ہوئے شیشوں کی خاموشی اوڑھے کھڑی ہیں۔ مکانوں کی دیواریں محض اینٹوں اور پتھروں کا انبار نہیں ہوتیں وہ نسلوں کی یادداشت کا حوالہ بھی ہوتی ہیں۔ یہ دیواریں گرتی ہیں تو ان کے ساتھ بزرگوں کی کہانیاں، ماؤں کی دعائیں اور بچوں کے خواب بھی زمیں بوس ہوجاتے ہیں۔ اسرائیل اور فلسطین کے مابین یہ کشمکش تاریخ کے اوراق میں کئی دہائیوں سے ثبت ہے۔ تقسیمِ زمین کے فیصلے، ہجرتوں کی اذیت، شناخت کے سوالات اور اقتدار کی کشاکش۔ سب عوامل مل کر ایک ایسی گرہ بن چکے ہیں جسے کھولنے کیلئے محض عسکری قوت کافی نہیں۔ اس وقت جو منظرنامہ ابھرا ہے، اس میں طاقت کی گھن گرج انسانی فریاد کو دبا دینے کی کوشش کرتی محسوس ہوتی ہے۔ صبح کے دھندلکے میں جب کوئی ماں اپنے بچے کو سینے سے لگا کر دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھی ہوتی ہے تو اس کی آنکھوں میں وہی سوال تیرتا ہے جو صدیوں پہلے جنگ زدہ بستیوں کی عورتوں کی آنکھوں میں نظر آتا تھا: آخر ہمارے نصیب میں یہ آزمائش کیوں لکھی گئی؟ ان دنوں ایک نہایت ہولناک دعویٰ بھی عالمی منظرنامے پر گردش کررہا ہے کہ مبینہ طور پر امریکہ کی سرپرستی یا معاونت سے ایسے مہلک ہتھیار استعمال کیے گئے جن میں کیمیائی نوعیت کے اجزا شامل تھے اور انکے اثر سے انسانی جسم اس طرح منتشر ہوئے کہ شناخت تک دشوار ہوگئی۔ بعض رپورٹس میں تین ہزار سے زائد فلسطینیوں کی شہادت کا ذکر کیا جارہا ہے۔ یہ الزامات اگر سچائی پر مبنی ہوں تو یہ صرف ایک جنگی کارروائی نہیں بلکہ انسانی شرف کے خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ کیمیائی ہتھیاروں کا تصور ہی مہذب دنیا کیلئے باعثِ نفرت رہا ہے۔ انھیں ممنوع قرار دینے کیلئے عالمی معاہدے وجود میں آئے، اقوام نے عہد کیا کہ انسان کی تخلیق کو یوں مسخ نہیں کیا جائے گا۔ اگر واقعی ایسے ہتھیار استعمال ہوئے ہیں تو یہ عمل تاریخ کے سیاہ ترین ابواب میں درج ہوگا۔ انسانی جسم کو اس حد تک فنا کر دینا کہ شناخت کے آثار بھی باقی نہ رہیں، تہذیب کے چہرے پر ایک ایسی کالک اور ایسا داغ ہے جسے محض سیاسی بیانات سے دھویا نہیں جاسکتا۔ اس امر کی آزاد اور شفاف تحقیقات ناگزیر ہیں تاکہ حقیقت کی روشنی اندیشوں کے اندھیرے کو چیر سکے۔ الزام بے بنیاد ہے تو دنیا کو یقین دلایا جائے، اور اگر درست ہے تو ذمہ داروں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔ خاموشی یا ابہام دونوں ہی صورتیں عالمی ضمیر پر بوجھ بن جائیں گی۔ غزہ کی فضا میں اس وقت جو کرب تحلیل ہے وہ محض حال کا قصہ نہیں بلکہ مستقبل کی تمہید بھی ہے۔ بچے، جو ابھی حروفِ تہجی سیکھنے کی عمر میں تھے، دھماکوں کی آوازوں کو پہچاننے لگے ہیں۔ ان کے کھیل میں ٹینکوں اور پناہ گاہوں کے استعارے شامل ہوگئے ہیں۔ ماہرینِ نفسیات کہتے ہیں کہ مسلسل خوف انسان کے باطن میں ایک مستقل سایہ چھوڑ جاتا ہے۔ ایک ایسی نسل جو بچپن ہی سے تباہی کا مشاہدہ کرے اس کیلئے اعتماد اور امن کا تصور فقط کتابی سطر بن سکتا ہے۔ عالمی برادری کی ذمہ داری اس مقام پر دوچند ہو جاتی ہے۔ بڑے دارالحکومتوں میں سفارتی بیانات جاری ہوتے ہیں، قراردادیں پیش کی جاتی ہیں، لیکن زمینی حقائق ان الفاظ سے بے نیاز اپنی سمت میں بڑھتے رہتے ہیں۔ بین الاقوامی قوانین واقعی مؤثر ہیں تو انہیں یہاں اپنی معنویت ثابت کرنا ہوگی۔ شہری آبادی کا تحفظ، طبی مراکز کی سلامتی اور بنیادی ضروریات کی فراہمی کسی بھی تنازع میں اولین ترجیح ہونی چاہیے۔

اسرائیلی مظالم کے خلاف دنیا بھر میں عوامی سطح پر احتجاج ہورہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ گواہیاں فیصلہ ساز ایوانوں تک اسی شدت سے پہنچ رہی ہیں؟ اگر کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کا شائبہ بھی موجود ہے تو عالمی سطح پر پوری دنیا کو بلاتردد اس کی مذمت کرنی چاہیے۔ یہ مسئلہ کسی ایک قوم یا خطے کا نہیں پوری انسانیت کا ہے۔ ایسے قبیح اور انسانیت سوز اقدامات پر پردہ ڈال دیا گیا تو کل کو یہ نظیر خدانخواستہ دوسرے میدانوں میں بھی دہرائی جا سکتی ہے۔ حالات یقیناً اس بات کے متقاضی ہیں کہ فوری جنگ بندی کے ساتھ، ساتھ ایک غیر جانبدار بین الاقوامی کمیشن تشکیل دیا جائے جو اس تناظر میں تمام پہلوؤں کا جائزہ لے۔ اس سب کے بیچ یہ حقیقت بھی مسلمہ اور اپنی جگہ قائم ہے: طاقت کا غرور ہمیشہ عارضی ہوتا ہے جب کہ مظلوم کی فریاد تاریخ کے حافظے میں دیر تک محفوظ رہتی ہے۔ غزہ کے ملبے میں دبے ہوئے یہ مکانات نہیں عالمی ضمیر کی ساکھ بھی ہے۔ ہر گرتی ہوئی دیوار کے ساتھ یہ سوال بلند ہوتا ہے کہ کیا انسان کی حرمت واقعی آفاقی قدر ہے یا سیاسی مفادات کی تابع؟ پائیدار امن کا راستہ عسکری برتری سے نہیں بلکہ انصاف، مکالمے اور باہمی احترام سے ہموار ہوتا ہے۔ جب تک بنیادی حقوق کی ضمانت اور باوقار زندگی کا یقین فراہم نہیں کیا جائے گا، تب تک یہ خطہ بے چینی کے حصار میں رہے گا۔

اپنے دل کو اس قابل بنالیجیے کہ اللہ کا مہمان اس میں قیام کرسکے

ڈاکٹر سراج الدین ندوی

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' تقویٰ یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو تمام سیئات سے، تمام گناہوں سے، تمام کوتاہیوں سے باز رکھے اور تمام نیکیاں بجالائے، ہر وہ نیک کام جو کرسکتا ہے وہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک سے پوری طرح فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمیں رمضان کے استقبال کا باطنی مرحلہ تو یہ ہے کہ اپنے دل کو پاک صاف کرلیں اور ظاہری مرحلہ یہ ہے کہ ہم اس کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں۔ اس لیے کہ اسلام کے اکثر احکامات کا تعلق چاند سے ہے۔ جیسے رمضان، عیدین، حج وغیرہ کی عبادات چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے انجام دی جاتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔

اللہ کا شکر ہے کہ رمضان کا مبارک مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگی میں آنے والا ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ رمضان کی آمد سے پہلے ہی شعبان کے مہینے میں رمضان کے استقبال کی تیاریاں فرماتے تھے، آپ کی نفل عبادات میں اضافہ ہوجاتا تھا، اللہ کے حضور گریہ وزاری بڑھ جاتی تھی، آپؐ بار بار صحابہ کرامؓ کے سامنے ماہ رمضان کی فضیلتیں بیان فرماتے تھے اور ان کو اس ماہ مبارک کے استقبال کی طرف متوجہ فرماتے تھے۔ اللہ کی برکتیں اور رحمتیں اسی دل پر نازل ہوتی ہیں جو دل صاف ستھرا ہوتا ہے، برائیوں سے پاک ہوتا ہے۔ جس طرح ہم کسی مہمان کے آنے پر اپنے گھر کی صفائی ستھرائی کرتے ہیں، اللہ کا یہ مہمان ہمارے دل میں قیام کرے گا اس لیے ہمیں اپنے دل کی صفائی ستھرائی کرنی چاہیے۔ دل کی گندگی کیا ہے؟ دل کی گندگی، ہمارے وہ گناہ ہیں جو ہم سے بھول چوک یا جان بوجھ کر ہوجاتے ہیں۔ اس مبارک مہینے کے آنے پر ہمیں اپنے دل کو گناہوں سے پاک کرلینا چاہیے۔ اس لیے کہ جس دل میں گندگی ہوتی ہے اس دل پر نہ اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، نہ وہ دل اس مبارک مہینے کے قیام کے قابل ہوتا ہے، اور نہ ہی اس مہینے کی برکتوں سے فیض یاب ہوسکتا ہے۔ آیئے ہم بھی اپنے دل کو اس قابل بنالیں کہ اللہ کا یہ مہمان ہمارے دل میں قیام کرسکے، اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہمارے دلوں پر نازل ہوسکیں، اور یہی تزکیہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا بھی یہی مقصد قرآن پاک میں بیان کیا گیا ہے:

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے، اور بے شک وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔'' (الجمعہ 2)

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کے تزکیہ کے بعد ہی اللہ کی آیات سے فائدہ ہوسکتا ہے، اس لیے کہ اس آیت میں اللہ کے نبی ﷺ کے بارے میں یہ فرمایا گیا کہ یہ رسول انھیں قرآن کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے پھر انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے۔

مجھے اپنے بچپن کا ایک واقعہ یاد آرہا ہے۔ ہمارے گھر ایک عورت دودھ دینے آیا کرتی تھی، ایک دن وہ دودھ پھٹ گیا یعنی خراب ہوگیا۔ دوسرے دن میری والدہ نے اس سے شکایت کی کہ تمہارا لایا ہوا دودھ پھٹ گیا۔ اس نے کہا کہ میں تو تازہ دودھ لائی تھی، کیسے پھٹ گیا تم نے اپنا برتن ٹھیک سے صاف نہیں کیا ہوگا اس لیے پھٹ گیا؟ میں آج جب اس واقعہ پر غور کرتا ہوں کہ دودھ جیسی نفیس، عمدہ چیز جب یہ گوارا نہیں کرتی کہ وہ جس برتن میں ہو اس برتن میں ذرا سی بھی گندگی ہو تو اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں کیسے یہ گوارا کرسکتی ہیں کہ وہ کسی ناپاک، نجس، گناہوں سے آلودہ دل پر نازل ہوں۔ دودھ کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَإِنَّ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةً ۖ نُّسْقِيكُم مِّمَّا فِي بُطُونِهِ مِن بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا لِّلشَّارِبِينَ (النحل ٦٦) ''اور بے شک تمہارے لیے چوپایوں کے سلسلہ میں سوچنے کا مقام ہے، ہم ان کے جسم میں خون اور گوبر کے درمیان سے خالص دودھ پیدا کردیتے ہیں جو پینے والوں کے لیے خوشگوار ہے۔'' اس سے پہلے کہ رمضان ہمارے درمیان ہو اور ہم رمضان کے درمیان ہوں ہمیں اپنا دل صاف کرلینا چاہیے، ہمیں اللہ کے سامنے رو رو کر، گڑگڑا کر دعا کرنا چاہئے کہ اے اللہ ہمیں معاف کردے، ہمارے گناہوں کو بخش دے، ہمارے دلوں کو پاک کردے، ہم تجھ سے اپنے کیے کی معافی چاہتے ہیں، اے اللہ ہمارے دل کو اس قابل بنادے کہ تیرا مہمان اس میں قیام کرسکے۔ ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آئندہ تیری نافرمانی نہیں کریں گے، ہمیشہ تیرا کہنا مانیں گے۔ تیرے حکموں پر چلیں گے۔ روزہ ہم پر اسی لیے فرض کیا گیا ہے کہ ہم اپنے اندر تقوے کی صفت پیدا کریں۔ اللہ کا ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (البقرۃ: 183) ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' تقویٰ یہی ہے کہ انسان اپنے آپ کو تمام سیئات سے، تمام گناہوں سے، تمام کوتاہیوں سے باز رکھے اور تمام نیکیاں بجالائے، ہر وہ نیک کام جو کرسکتا ہے وہ کرے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک سے پوری طرح فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمیں رمضان کے استقبال کا باطنی مرحلہ تو یہ ہے کہ اپنے دل کو پاک صاف کرلیں اور ظاہری مرحلہ یہ ہے کہ ہم اس کا چاند دیکھنے کا اہتمام کریں۔ اس لیے کہ اسلام کے اکثر احکامات کا تعلق چاند سے ہے۔ جیسے رمضان، عیدین، حج وغیرہ کی عبادات چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے انجام دی جاتی ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:۔

''لوگ آپ سے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے، یہ لوگوں اوقات مقررہ اور حج کی تعیین کے لیے ہے۔'' (البقرہ 189) ان مہینوں کا چاند دیکھنا جن میں کوئی اہم عبادت انجام دی جاتی ہے فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ وہ عمل ہے جس کو بستی یا شہر میں سے کوئی ایک یا چند افراد ادا کرلیں تو پوری بستی کی طرف سے کافی ہے، اگر کسی نے بھی نہیں کیا تو سب گنہ گار ہوں گے۔ رمضان چونکہ اللہ کا مہینہ ہے اور ہمارے لیے مقدس مہمان کی حیثیت سے آتا ہے اس کی بے پناہ فضیلتوں کو دیکھتے ہوئے اس کا ممتاز مقام ہے، رمضان کا چاند دیکھنے کا شوق بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے ۲۹ شعبان کو چاند دیکھنے کا اہتمام کیا جائے، مغرب کے فوراً بعد اونچے مقامات یا گھر کی چھت پر جاکر چاند دیکھنے کی کوشش کیجیے، مطلع اگر ابر آلود یعنی بارش والا ہو تب بھی ثواب کی نیت سے چاند دیکھنے کی کوشش کیجیے۔ کیوں کہ اللہ کے نبی ﷺ اس کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔ اگر ۲۹ کو نظر نہ آئے تو ۳۰ تاریخ کو چاند دیکھیے۔ یہ سوچ کر نہ رہ جایئے کہ آج تو چاند ہو ہی جائے گا۔ کیوں کہ چاند دیکھنا بھی سنت ہے اور ہر سنت پر اجر ہے۔ چاند نظر آجائے تو یہ دعا پڑھیے۔

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ (ترمذی)

''اے اللہ! اس چاند کو امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ ہم پر طلوع فرما، (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔'' چاند کے تعلق سے چند مسائل درج کیے جارہے ہیں جن کو ہر مسلمان کو جاننا چاہئے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ قمری مہینہ ۲۹ دن کا یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے۔ نہ ۲۸ دن کا اور نہ ۳۱ دن کا، جیسا کہ انگریزی مہینہ ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ہر مہینے کی ۲۹ تاریخ کو چاند دیکھا جائے گا۔ اگر چاند نظر نہ آئے تو پھر اس مہینے کے ۳۰ دن پورے کیے جائیں گے۔

آج کل سائنسی تحقیقات کی وجہ سے بہت سی چیزیں آسان ہوگئی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ فطری چیزوں کو ہم چھوڑ دیں۔ سائنسی تحقیقات بدلتی رہتی ہیں۔ پورے سال کا کلینڈر پہلے ہی تیار ہوجاتا ہے۔ اکثر و بیشتر وہ درست بھی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود آنکھوں سے چاند دیکھنا ضروری ہے۔ آنکھوں سے چاند دیکھے بغیر نہ روزہ رکھا جاسکتا ہے اور نہ عید منائی جاسکتی ہے۔ اس لیے کہ نبی ﷺ نے فرمایا۔ ''روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور عید کے لیے افطار اس وقت تک نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لو اور اگر چاند تم پر چھپ جائے (ابر کی وجہ سے دکھائی نہ دے) تو حساب لگالو (یعنی تیس دن پورے کرلو)۔'' (بخاری)

ایک دوسری روایت کا مفہوم یہ ہے:۔

''مہینہ انتیس راتوں کا ہے، اس لیے روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک (رمضان کا) چاند نہ دیکھ لو۔ پھر اگر تم پر چاند مستور ہوجائے تو (شعبان) کی تعداد تیس دن پورے کرکے رمضان سمجھو۔'' (بخاری)

یہ دونوں حدیثیں بخاری شریف کے علاوہ حدیث کی دوسری مستند کتابوں میں بھی موجود ہیں۔ اس حدیث میں چاند کو دیکھنے کی بات کہی گئی ہے۔ دیکھنا عرف عام میں نظروں اور آنکھوں سے ہوتا ہے۔ اس لیے چاند دیکھنے کی بھرپور کوشش کیجیے۔

ایک مطلع کے لیے ایک جگہ چاند دیکھ لینا کافی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ زمین کا وہ علاقہ جہاں دن رات کے اوقات میں اتنا فرق نہ ہو کہ تاریخ ہی بدل جائے تو اسے ایک مطلع کہا جائے گا۔ مثلاً جب ہمارے یہاں دن ہوتا ہے تو امریکہ میں رات ہوتی ہے، اس لیے دونوں کے مطلع الگ ہیں، اسی طرح سعودی عرب میں بھارت سے ڈھائی گھنٹے بعد بعد رات آتی ہے اس لیے یہ ممکن ہے کہ بھارت میں چاند دکھائی نہ دے لیکن ڈھائی گھنٹے بعد سعودی عرب میں دکھائی دے جائے تو یہ الگ مطلع کہلائے گا۔ اس لیے سعودی عرب کے چاند پر ہم روزہ شروع نہیں کرسکتے۔ بھلے ہی وہاں کعبہ ہے۔ ایک مسلمان کے دل میں کعبے کے احترام و اکرام کے باوجود اسلامی احکامات کی عمل آوری میں اس کا خیال نہ کیا جائے گا۔

مطلع ابر آلود ہونے کی شکل میں اور کسی جگہ سے چاند کے ہونے یا نہ ہونے کی خبر نہ آنے (یعنی شک و شبہ اور کنفیوزن کی صورت حال میں) کی شکل میں ۳۰ شعبان کو زوال صبح تک خبر کا انتظار کیا جائے گا اور کچھ نہیں کھایا پیا جائے گا۔ اگر چاند ہونے کی خبر آجائے تو روزہ مکمل کیا جائے گا ورنہ روزہ ختم کردیا جائے گا۔ چاند کے ہونے کی خبر نہ ملنے کی صورت میں روزہ نہیں رکھا جائے گا۔

اگر کسی نے کہا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ اس نے چاند دیکھا ہے، اور دونوں لوگ عاقل بالغ قابل اعتبار ہیں تو گواہی تسلیم کرلی جائے گی اسے فقہ کی زبان میں شہادت علی الشہادۃ کہتے ہیں۔

کسی ملک کی رویت ہلال کمیٹی اور کسی اسلامی ملک کے سربراہ کی جانب سے چاند کے ہونے کے اعلان کا اعتبار کیا جائے گا۔

اگر کسی وجہ سے کسی شخص کو ۲۹ شعبان کو چاند ہونے کی خبر ملی اور روزہ رکھ لیا گیا لیکن بعد میں تحقیق ہوئی کہ وہ چاند غلط تھا تو ایک روزہ زیادہ رکھا جائے گا۔ خواہ روزوں کی تعداد اکتیس ہوجائے۔

آج کل سوشل میڈیا عام ہے، پل پل کی خبریں پل بھر میں دنیا بھر میں پھیل جاتی ہیں۔ چاند کے معاملے میں بعض لوگ عجلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے غلط خبر پھیلانے لگتے ہیں۔ اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کوئی غیر مسلم اپنی آئی ڈی بدل کر گمراہ کن خبر پھیلا دے۔ اس لیے سوشل میڈیا کا اعتبار نہ کیا جائے بلکہ اپنی بستی کے امام اور قاضی شہر کے اعلان کا اعتبار کریں۔

اگر کوئی شخص ایسی جگہ ہو، جہاں کوئی مسجد نہ ہو، اور مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے اسے چاند دکھائی نہ دیا تو ایسی صورت میں وہ اپنے عزیزوں سے فون کے ذریعے چاند ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں معلومات حاصل کرے گا۔ یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر رواں مہینے کے تیس دن پورے کرے گا ہم جانتے ہیں کہ سیاچن، لداخ اور کشمیر کی سرحدوں پر برف باری کی وجہ سے ٹیلی مواصلات کا نظام درہم برہم ہوجاتا ہے اور مذکورہ صورت حال پیدا ہوجاتی ہے۔

ماہ مبارک کی آمد کا انتظار کرنا اور اس کے استقبال کے لیے خود کو تیار کرنا باعث اجر ہے۔ ہمیں اجر کی ضرورت ہے۔ ہم انسان ہیں، ہمارے اندر بشری کمزوریاں ہیں۔ صبح سے شام تک نہ معلوم کتنے گناہ ہوتے ہیں۔ اس لیے جب بھی ثواب حاصل کرنے اور اجر سمیٹنے کا موقع ملے ہاتھ سے نہ جانے دیجیے۔ یہ اجر اکٹھا ہوکر ہمارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ ان شاء اللہ

چیرمین ملت اکیڈمی۔ بجنور
9897334419

رمضان المبارک اصلاحِ نفس اور خدمتِ انسانیت کا بابرکت مہینہ: ذکی طارق

دریاباد (پریس ریلیز):

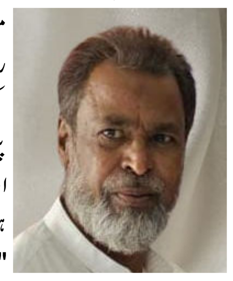

مقدس ماہِ رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر معروف شاعر، ادیب اور مدیرِ ہفت روزہ " صدائے بسمل" ذکی طارق بارہ بنکوی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ رمضان المبارک انسان کی روحانی تربیت، اخلاقی اصلاح اور سماجی بیداری کا مہینہ ہے، جو انسان کو صبر، تقویٰ اور خدمتِ خلق کا عملی درس دیتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ روزہ صرف بھوک اور پیاس برداشت کرنے کا نام نہیں بلکہ اپنے نفس پر قابو پانے، دوسروں کے درد کو محسوس کرنے اور معاشرے میں محبت و ہمدردی کو فروغ دینے کا ذریعہ ہے۔ رمضان ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم اپنی زندگیوں میں سادگی، دیانت داری اور برداشت کو فروغ دیں اور باہمی اختلافات کو ختم کرکے بھائی چارے کی فضا قائم کریں۔

انہوں نے اپیل کی کہ اس بابرکت مہینے میں غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور ضرورت مند افراد کی دل کھول کر مدد کی جائے زکوٰۃ، صدقات اور خیرات کا اصل مقصد معاشرے میں معاشی توازن قائم کرنا اور محروم طبقات کو سہارا دینا ہے اس لیے رمضان کو صرف رسمی عبادات تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے عملی انسان دوستی کا مہینہ بنایا جائے۔

انہوں نے نوجوان نسل کو خصوصی طور پر مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ رمضان المبارک کے دوران اپنی توانائیوں کو مثبت سرگرمیوں میں صرف کریں، سوشل میڈیا پر ذمہ دارانہ رویہ اپنائیں اور معاشرے میں امن، رواداری اور اخلاقی اقدار کے فروغ کا ذریعہ بنیں۔

آخر میں انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس مہینے کی رحمتوں اور برکتوں سے ملک و قوم کو مالا مال فرمائے، سماج میں اتحاد و یگانگت کو مضبوط کرے اور ہم سب کو رمضان المبارک کے حقیقی پیغام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بڑھتی نفرت اور کمزور عوام پر ظلم و جبر میں اضافہ تباہی کی علامت!

سہارنپور (احمد رضا):

کل ٹرین میں انگلیشور کے قریب ٹرین میں ایک مسلم بزرگ قرآن کریم کی تلاوت کررہے تھے تبھی تین ہندو شدت پسند افراد آئے اور بزرگ کو گالیاں دیتے ہوئے مارنے پیٹنے لگے بھری ٹرین میں کسی بھی مسافر نے مسلم بزرگ کو نہی بچایا اسی طرح سے دوسرا شرمناک واقعہ اتراکھنڈ کے جوشی مٹھ میں پیش آیا کہ جہاں اپنے مکان میں نماز ادا کر رہے مسلم افراد کو ہندو شدت پسند افراد نے گالیاں دیتے ہوئے بھگا دیا اور پولیس نے مسلم افراد کے خلاف معاملہ درج کرلیا جبکہ سپریم کورٹ نے کل ہی نماز ادا کرنے کے خلاف ایکشن لینے والے کلکٹر اور ایس پی کو لتاڑ۔ لگائی ہے مگر اسکے باوجود بھی مسلم افراد پر حملہ مسلسل جاری ہیں، ملک کے آئینی تانے بانے کو سرکار میں بیٹھے مٹھی بھر مفاد پرست اقتدار کے بھوکے افراد نے اس قدر نقصان پہنچا دیا ہے کہ آج پوری دنیا میں ہمارے وطن عزیز کی قیادت کا مزاق اڑایا جا رہا ہے یہاں نفرت اور دہشت پھیلانے والے خطرناک وائرس کو پالا اور پن پا جا رہا ہے تاکہ ملک کے امن اور استحکام کو تار تار کرنے کے بعد دو قوم کے درمیان کھائی بنا دی جائے اور نفرت کی آڑ میں مسلم آبادی کو جانی اور مالی نقصان پہنچا کر اقتدار پر من مانے طور سے قابض رہا جا سکے سیاست کے اس گندے کھیل میں بھلے ہی ملک کا آئین شرمسار ہو کہ پوری دنیا میں ہمارا مزاق اڑایا جائے اسکی کچھ بھی فکر یا پرواہ نہیں؟ موجودہ سماجی اور سیاسی تناظر میں یہ تشویش مزید گہری ہو جاتی ہے۔ ملک کے مختلف حصوں میں مذہبی بنیادوں پر تشدد، نفرت انگیز بیانات ہجومی کارروائیاں اور عبادت گاہوں سے متعلق تنازعات آج تلخ حقیقت بن چکے ہیں گورکشا، نماز، آزان، لو جہاد اور مذہبی شناخت کی بنیاد پر خاص فرقہ کو تشدد کا شکار بنایا جانا در حقیقت ان دونوں اقلیتوں میں عدم تحفظ کے احساس کو بڑھایا ہے ایسے ماحول میں عدالت ہی وہ واحد ادارہ رہ جاتی ہے جس سے مظلوم طبقے انصاف اور تحفظ کی امید باندھتے ہیں۔ اگر اسی ادارے سے مذہبی جھکاؤ یا جانبداری کا تاثر ملنے لگے تو یہ آئینی جمہوریت کے لیے خطرے کی گھنٹی ہے۔ انصاف صرف ہونا ہی نہیں چاہیے، محسوس بھی ہونا چاہیے۔

عدالتی روایت ہمیشہ سے اس بات پر زور دیتی رہی ہے کہ جج نہ صرف غیر جانب دار ہو بلکہ اس کی گفتار، طرزِ عمل اور عوامی موجودگی سے بھی غیر جانب داری جھلکتی ہو۔ اسی اصول کے تحت ماضی میں سپریم کورٹ اور مختلف ہائی کورٹس نے ججوں کے سیاسی تبصروں، نظریاتی اظہار اور مذہبی نوعیت کے عوامی بیانات کے حوالے سے احتیاط کو لازمی قرار دیا ہے۔ جج کے الفاظ عام شہری کے الفاظ نہیں ہوتے، وہ پورے عدالتی نظام کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے ان کی ذمہ داری دوہری ہوتی ہے بی قانونی بھی اور اخلاقی بھی۔

یہ معاملہ کسی ایک بیان یا ایک جج تک محدود نہیں۔ یہ اس بنیادی سوال سے جڑا ہے کہ ہم اپنے عدالتی نظام کو کس سمت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ کیا عدالتیں محض قانونی تنازعات سلجھانے کا ادارہ بن کررہ جائیں گی یا وہ واقعی آئینی قدروں کی محافظ بنیں گی؟ ضرورت اس بات کی ہے کہ عدالتی ادارے اپنے اخلاقی معیارات کو مزید واضح کریں، ججوں کے عوامی بیانات کے لیے مضبوط روایت اور حد بندی قائم رکھیں، اور عدالتی تربیت میں سیکولرازم کو محض ایک اصطلاح نہیں بلکہ ایک عملی قدر کے طور پر شامل کیا جائے۔ آخرکار، اگر واقعی کسی جج کے دل میں کوئی "دھرم" ہونا چاہیے تو وہ انصاف سے غیر مشروط وابستگی کا دھرم ہو۔ ایسا دھرم جو ثبوت پر یقین رکھے، دلیل کو جذبات پر فوقیت دے اور ہر شہری کو بلا تفریق برابر سمجھے ملک ہندوستان کے گندے سیاسی کھیل سے قبل یہی پختہ نظریہ آئین کی روح ہے اور یہی جمہوری ہندوستان کی بنیاد بھی رہا ہے!

اتر پردیش کو سیاحت اور مہمان نوازی کے شعبے میں ایک سرکردہ ریاست بنانا ہماری ترجیح: جیویر سنگھ

لکھنؤ (پریس ریلیز)

مانیہ ور کانشی رام انسٹی ٹیوٹ آف ٹورازم مینجمنٹ (MKITM)، جو اتر پردیش کے محکمہ سیاحت کے زیر انتظام ہے، نے سیاحت اور مہمان نوازی (ہاسپٹلٹی) کے شعبے میں کیریئر بنانے کے خواہشمند نوجوانوں کے لیے مواقع کے نئے دروازے کھول دیے ہیں۔ اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی (IGNOU) کے تعاون سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ میں پیش کیے جانے والے تین سرٹیفکیٹ اور ایک PG ڈپلومہ کورسز کے لیے داخلے جاری ہیں۔ یہ اقدام ان طلباء کے لیے خاص طور پر فائدہ مند ہے جو سیاحت کی صنعت میں لچکدار مطالعہ کے اختیارات کے ساتھ پیشہ ورانہ شناخت کے خواہاں ہیں۔

اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا، "MKITM کی طرف سے پیش کردہ کورسز کے ذریعے، طلباء کو نظریاتی تعلیم کے ساتھ ساتھ صنعتی تربیت بھی ملے گی۔ یہ نصاب خاص طور پر ان طلباء کے لیے فائدہ مند ہے جو باقاعدہ کلاسوں میں شرکت سے قاصر ہیں۔ MKITM طلباء کے لیے رہائشی سہولیات بھی فراہم کر رہا ہے۔ دلچسپی رکھنے والے طلباء باقاعدہ کلاس میں شرکت کر کے رہائش اور فیس ادا کر سکتے ہیں۔"

MKITM اور IGNOU کی طرف سے پیش کردہ تین سرٹیفکیٹ کورسز۔ سرٹیفکیٹ ان فرنٹ آفس آپریشنز (CFO)، سرٹیفکیٹ ان فوڈ اینڈ بیوریج سروس آپریشنز (CFBO)، اور سرٹیفکیٹ ان ہاؤس کیپنگ آپریشنز (CHO)۔ کے لیے 10+2 (12ویں) پاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ تمام کورسز ہندی اور انگریزی دونوں میں دستیاب ہیں۔ تینوں سرٹیفکیٹ کورسز چھ ماہ کی مدت کے ہیں، جن میں 18 کریڈٹ ہوتے ہیں۔ کل سرٹیفکیٹ کورس کی فیس 3000 ہے، جس کی رجسٹریشن فیس 400 ہے۔ طلباء کو تمام سرٹیفکیٹ کورسز کے دوران دو ماہ کی تھیوری ٹریننگ اور چار ماہ کی صنعتی تربیت ملے گی۔

پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان ہوٹل آپریشن (PGDHO)، ایک پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ پروگرام ہے جو ہوٹل انڈسٹری میں آپریشن اور مینجمنٹ میں مہارت فراہم کرتا ہے۔ یہ پروگرام ان طلباء کے لیے ہے جنہوں نے بیچلر کی ڈگری مکمل کر لی ہے۔ یہ پروگرام ہندی اور انگریزی دونوں میں دستیاب ہے، اور 48 کریڈٹ پیش کرتا ہے۔ یہ پروگرام طلباء کو ہوٹل کی صنعت میں مختلف کاموں اور ذمہ داریوں کے لیے تیار کرتا ہے۔ PGDHO پروگرام کی فیس 9000 ہے، 400 کی علیحدہ رجسٹریشن فیس ہے۔ PG ڈپلومہ پروگرام کے دوران طلباء کو چار ماہ کی تھیوری اور آٹھ ماہ کی صنعتی تربیت اور انٹرن شپ ملے گی۔

اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جیویر سنگھ نے کہا، "منیور کانشی رام انسٹی ٹیوٹ آف ٹورازم مینجمنٹ کا شمار ملک کے سب سے باوقار ٹورازم مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ میں کیا جاتا ہے۔ اپنے قیام کے بعد سے، انسٹی ٹیوٹ نے سیاحت کے انتظام کے شعبے میں اپنی قیادت ثابت کی ہے۔ یہ اعلیٰ معیار کی تعلیم فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ صنعت کو ہنرمندی کی ترقی اور سیاحت کے شعبے میں پیشہ ورانہ تربیت۔" کے لیے کام کرنے والی خدمات کو فروغ دینے کے لیے انسٹی ٹیوٹ کی مدد کی جاتی ہے۔

ایڈیشنل چیف سکریٹری، محکمہ سیاحت، ثقافت اور خیراتی جناب امرت ابھی جات نے کہا کہ یہ کھلے اور فاصلاتی تعلیم کے کورسز، جو MKITM نے IGNOU کے تعاون سے شروع کیے ہیں، ان نوجوانوں کے لیے سنہری موقع ہیں جو مطالعہ کے لچکدار انتظامات کے ساتھ مہمان نوازی اور ہوٹل انڈسٹری میں اپنی پیشہ ورانہ شناخت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ 2025 میں ہوئے معاہدے کے تحت، دلچسپی رکھنے والے طلباء اب MKITM میں IGNOU کے زیر انتظام سیاحت اور مہمان نوازی کے کورسز بھی کر سکتے ہیں۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو ہنر حاصل کرنے کے قابل بنایا جائے، وہ خود انحصار بنیں اور اتر پردیش کو سیاحت اور مہمان نوازی کے شعبے میں ایک سرکردہ ریاست کے طور پر قائم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں۔

پہلی بار محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقیات اور انٹرپرینیورشپ نے ریاستی سطح کے کھیلوں کا انعقاد کیا

لکھنؤ (پریس ریلیز): 20 سے 22 فروری 2026 تک ٹریننگ ڈائریکٹریٹ، لکھنؤ کی ہدایت پر، حکومت اتر پردیش کے محکمہ پیشہ ورانہ تعلیم، ہنرمندی ترقیات اور انٹرپرینیورشپ کے تحت منعقد ہونے والے" ریاستی سطح کے کھیلوں کے مقابلے کا آج کے ڈی سنگھ بابو اسٹیڈیم میں افتتاح کیا گیا۔ مقابلے کا باقاعدہ افتتاح چراغاں، پرچم کشائی، مارچ پاسٹ کو سلامی اور شرکاء کی حلف برداری سے کیا گیا۔ اس موقع پر وزیر اگروال نے کہا کہ محکمہ کا مقصد نوجوانوں کو مہارت کی تربیت کے ساتھ کھیلوں سے جوڑ کر ان کی ہمہ جہت ترقی کو یقینی بنانا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں آئی ٹی آئی اداروں میں کھیلوں کی سرگرمیوں کو فروغ دیا جا رہا ہے تاکہ طلباء جسمانی طور پر مضبوط اور ذہنی طور پر پراعتماد بن سکیں۔ انہوں نے کہا کہ کھیل نہ صرف فٹنس کا ذریعہ ہیں بلکہ نظم و ضبط، مقابلہ بازی اور زندگی میں خود اعتمادی کو بھی فروغ دیتے ہیں۔ وزیر موصوف نے شرکاء کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ جیت اور شکست دونوں زندگی کا حصہ ہیں لیکن مسلسل کوشش ہی کامیابی کی راہ ہموار کرتی ہے۔ انہوں نے خاص طور پر لڑکیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ قابلیت اور خود اعتمادی کے ساتھ انہیں آگے بڑھنے سے کوئی رکاوٹ نہیں روک سکتی۔ کھیل نوجوانوں کے چہروں پر مسکراہٹ اور ان کی زندگیوں میں مثبت توانائی لاتے ہیں جو معاشرے اور قوم کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پرنسپل سکریٹری ڈاکٹر ہری اوم نے کہا کہ یہ پہلا موقع ہے جب محکمہ اس نوعیت کا ریاستی سطح کا مقابلہ منعقد کر رہا ہے جس کا مقصد نوجوانوں میں شخصیت کی نشوونما کو فروغ دینا ہے۔ یہ مقابلہ ضلع اور ڈویژن کی سطح پر انتخابی عمل کے بعد ریاستی سطح پر منعقد کیا جا رہا ہے، جس میں ریاست کے صنعتی تربیتی اداروں (آئی ٹی آئی) سے کل 579 شرکاء (271 خواتین اور 308 مرد) نے کوالیفائی کیا ہے۔

کنوارا نہیں مرنا چاہتا، میری شادی کردو...ضدی نوجوان ٹاور پر چڑھ کر شادی کا مطالبہ کرنے لگا

مرزا پور (ایجنسی): ضلع میں ایک عجیب واقعہ سامنے آیا ہے۔ کوتوالی علاقے میں امام باڑہ کے قریب ایک 26 سالہ نوجوان شادی کا مطالبہ کرتے ہوئے موبائل ٹاور پر چڑھ گیا۔ یہ ڈرامہ تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہا۔ پولیس پہنچی، اس کے گھر والوں کو بلایا اور نوجوان شادی کا وعدہ ملنے کے بعد نیچے آ گیا۔ خبر کے مطابق جمعرات کو ایک نوجوان کٹرا کوتوالی علاقے میں امام باڑے کے سامنے واقع دلہن پیلس میں واقع 100 فٹ کے موبائل ٹاور پر چڑھ گیا۔ نوجوان کو ٹاور پر چڑھتے دیکھ کر جائے وقوعہ پر لوگوں کی بھیڑ جمع ہو گئی۔ لوگوں نے اسے نہ چڑھنے کو کہا لیکن اس نے انکار کر دیا اور ٹاور پر چڑھ گیا۔ لوگوں نے واقعے کی اطلاع پولیس کو دی۔ پولیس موقع پر پہنچی اور نوجوان کو نیچے اتارنے کی کوشش کی لیکن اس نے انکار کر دیا۔ ٹاور پر بیٹھے نوجوان نے کہا کہ مجھے گھر میں عزت نہیں مل رہی، میری شادی بھی نہیں ہو رہی۔ اس کے بعد پولیس نے نوجوان کے اہل خانہ کو جائے وقوعہ پر بلایا۔ نوجوان کے اہل خانہ نے پولیس کو یقین دہانی کرائی کہ وہ اس کی شادی کرائیں گے، تبھی نوجوان ٹاور سے نیچے اترا۔ کٹرا کوتوالی کے انچارج وید یاناتھ سنگھ نے بتایا کہ نوجوان کی شناخت 26 سالہ جنید کے طور پر ہوئی ہے جو ہاتھیہ پھاٹک کا رہنے والا ہے۔ جنید غیر شادی شدہ ہے۔ وہ اپنے خاندان پر دباؤ ڈالنے کے لیے ٹاور پر چڑھ گیا۔ پوچھنے پر اس نے کہا کہ اس کے گھر والے اس کی شادی نہیں کر رہے ہیں۔ گھر میں بھی اس کی عزت نہیں ہے۔ وہ تقریباً دو گھنٹے تک ٹاور پر بیٹھا رہا۔ انچارج وید یاناتھ سنگھ نے بتایا کہ جب اس نے نیچے آنے سے انکار کر دیا تو فائر بریگیڈ اور دیگر ٹیموں کو بلایا گیا۔ جنید کا کہنا تھا کہ خاندان کے دیگر افراد شادی شدہ ہیں، لیکن وہ اس کی شادی نہیں کر رہے ہیں۔ وعدہ کر کے اسے نیچے آنے پر آمادہ کیا گیا اور کہا گیا کہ اس کی بھی شادی کر دی جائے گی۔ اس یقین دہانی کے بعد وہ نیچے آ گیا۔

NATIONAL / INTERNATIONAL

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے غزہ کی تعمیر نو کیلئے سات بلین ڈالر جمع کئے

غزہ (ایجنسی):

بورڈ آف پیس کا پہلا اجلاس واشنگٹن میں صدر ٹرمپ کی زیر صدارت ہوا۔ ملاقات میں غزہ کی بحالی اور وہاں امن و استحکام لانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ چالیس سے زائد ممالک کے نمائندوں نے شرکت کی اور غزہ کے لیے خاطر خواہ فنڈنگ پر بھی اتفاق کیا گیا۔ چالیس سے زائد ممالک کے نمائندوں اور تقریباً ایک درجن مبصرین بشمول مشرق وسطیٰ، یورپ، ایشیا اور سفارت کاروں نے غزہ کی بحالی کے لیے بورڈ آف پیس کے پہلے اجلاس میں شرکت کی۔ بورڈ کا مقصد غزہ کی بحالی، حماس کے تخفیف اسلحہ کو یقینی بنانا اور جنگ کے بعد کی ترقی کے لیے ایک بین الاقوامی فریم ورک قائم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے اجلاس میں تعمیر نو کے فنڈ کے لیے مجموعی طور پر 7 بلین ڈالر جمع کرنے پر اتفاق ہوا۔ نو ممالک نے اس پر اتفاق کیا۔ مزید برآں، خود امریکہ نے اس اقدام کے لیے تقریباً 10 بلین ڈالر کے عزم کا اعلان کیا۔ تاہم یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ رقم براہ راست غزہ کی تعمیر نو پر کس طرح خرچ کی جائے گی۔

ٹرمپ نے اجلاس میں اس بات پر زور دیا کہ بورڈ امن و استحکام کو آگے بڑھانے کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم ہے اور غزہ کے شہریوں کے لیے بہتر مستقبل کی تعمیر کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ انہوں نے شراکت دار ممالک کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہر تعاون استحکام میں سرمایہ کاری اور ایک نئی امید ہے۔ تاہم، اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ موجودہ رقم غزہ کی تعمیر نو کے لیے درکار اندازے کے مطابق ستر بلین ڈالر صرف ایک حصہ ہے۔ غزہ کو دوبارہ آباد کرنے کے لیے اہم سرمایہ کاری کی ضرورت ہے۔ میٹنگ نے یہ بھی اشارہ کیا کہ بورڈ کا کردار وقت کے ساتھ ساتھ دیگر عالمی تنازعات سے نمٹنے کے لیے وسیع ہو سکتا ہے، جس سے اس کے عزائم کو وسیع کیا جا سکتا ہے۔

برطانیہ، فرانس اور کناڈا جیسے ممالک نے غزہ کے حوالے سے بورڈ آف پیس کے اس پہلے اجلاس میں شرکت نہیں کی جس پر ٹرمپ پریشان نظر آئے۔ ملاقات کے دوران، ٹرمپ نے یہ مسئلہ اٹھایا، اور کہا کہ برطانیہ، فرانس اور کناڈا جیسے کئی ممالک نے ابھی تک ان کی بورڈ آف پیس میں شمولیت کی دعوت قبول نہیں کی ہے۔ ٹرمپ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا کہ کچھ ممالک اس معاملے میں انہیں پیچھے چھوڑنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ایسی چالیں ان کے ساتھ کام نہیں آئیں گی۔ ٹرمپ نے بورڈ کو اب تک کا سب سے باوقار اور طاقتور گروپ قرار دیا۔ ملاقات کے دوران، ٹرمپ نے اس بات کا اعادہ کیا کہ غزہ کی دیرپا تعمیر نو صرف اسی صورت میں ممکن ہوگی جب حماس اپنے ہتھیار پھینک دے، اور انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ بورڈ اقوام متحدہ کے کام کی تکمیل کرے گا۔

پہلگام حملے پر پاکستان کو کوئی سزا نہیں ملی

خودساختہ وشوگرو گیان دینے میں مصروف: جے رام رمیش

نئی دہلی (ایجنسی):

کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے پہلگام حملے کے معاملے پر مودی حکومت کی خارجہ حکمت عملی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے کہ اس واقعے کے باوجود پاکستان کو عالمی سطح پر کسی قسم کی سزا نہیں ملی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری بیان میں امریکہ اور پاکستان کے درمیان بڑھتے روابط کا حوالہ دیتے ہوئے حکومت کی سفارتی کارکردگی پر سوال اٹھایا۔ جے رام رمیش نے لکھا کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات بدستور جاری ہیں اور حالیہ دنوں واشنگٹن میں اس کا اظہار بھی دیکھنے کو ملا۔ ان کے مطابق 22 اپریل 2025 کو پہلگام میں ہونے والے دہشت گرد حملے کی سازش کے باوجود پاکستان کو عالمی برادری کی جانب سے کسی طرح کی جوابدہی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ انہوں نے اسے مودی حکومت کی سفارتی ناکامی قرار دیا اور کہا کہ کسی بھی قسم کی تشہیری مہم اس حقیقت کو نہیں بدل سکتی۔

انہوں نے وزیر اعظم نریندر مودی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں خودساختہ وشوگرو قرار دیا اور کہا کہ وہ اپنے مخففات اور نعروں کے ذریعے دنیا کو گیان دینے میں مصروف ہیں۔ جے رام رمیش کے مطابق مختلف عالمی کمپنیوں کے سربراہان کے ساتھ علامتی انداز میں یکجہتی دکھانا محض سیاسی حکمت عملی کا حصہ ہے، جبکہ زمینی سطح پر ہندوستان کو کوئی ٹھوس سفارتی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ کانگریس رہنما نے طنزیہ انداز میں مودی طرزِ حکمرانی کو میکسیمم، آپٹکس، ڈیمپنگ، انڈیا سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ طرزِ حکومت میں دکھاوے کو ترجیح دی جا رہی ہے اور اس کا نقصان ملک کو اٹھانا پڑ رہا ہے۔

اچانک بڑی تعداد میں کوّوں کی موت سے علاقے میں دہشت

پٹنہ (ایجنسی): بہار کے بھاگلپور میں شہر کے اہم عوامی مقام 'سینڈس کمپاؤنڈ' میں بڑی تعداد میں کوّوں کی اچانک موت سے دہشت پھیل گئی ہے۔ جمعرات (19 فروری) کی صبح جب لوگ سیر کے لیے نکلے تو سوئمنگ پول کے قریب مردہ کوّوں کا ڈھیر دیکھ کر دنگ رہ گئے، جس کے بعد مقامی باشندوں میں خوف و ہراس اور تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ شہریوں کے مطابق گزشتہ چند دنوں کے دوران ضلع کے مختلف علاقوں میں پرندوں کی موت کے متعدد واقعات سامنے آ چکے ہیں۔ مقامی کارکن اشوک داس نے کہا کہ جب میں صبح پہنچا تو میں نے بڑی تعداد میں مردہ کوّے دیکھے۔ میں نے اس سے قبل کبھی ایسا نہیں دیکھا تھا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں کوئی سنگین بیماری نہ پھیل جائے۔ ان بار بار پیش آنے والے واقعات نے لوگوں میں تشویش بڑھا دی ہے۔

تلنگانہ: کے سی آر کی بیٹی کویتا جلد ہی اپنی نئی پارٹی کا کریں گی اعلان

حیدر آباد (ایجنسی):

جنوبی ہندوستان کی سیاست میں جلد ہی ایک اور نئی سیاسی پارٹی منظر عام پر آنے جا رہی ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ تلنگانہ کے چندر شیکھر راؤ کی بیٹی اور سابق رکن پارلیمنٹ کے کویتا آئندہ 3 ماہ کے اندر نئی سیاسی پارٹی بنانے جا رہی ہے۔ 'تلنگانہ جاگرتی' کی سربراہ کے کویتا نے جمعرات (19 فروری) کو رواں سال مئی میں اپنی مجوزہ سیاسی پارٹی لانچ کرنے کا اشارہ دیا۔

حیدرآباد میں نامہ نگاروں کے ساتھ ایک غیر رسمی گفتگو کے درمیان کویتا نے کہا کہ پارٹی تلنگانہ اور ریاست کے مفادات سے وابستہ ہوگی اور اس کا نام ریاست کی نمائندگی کرے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ ان کی پارٹی اس وقت ریاست میں اہم اپوزیشن ہے۔ نئی پارٹی کے ابتدائی انتخابی مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے کویتا نے کہا کہ ان کی پارٹی ضلع پریشد ٹیروٹیریل کونسٹیٹیوئنسی (زیڈ پی ٹی سی) انتخاب لڑے گی۔ جب بھی یہ انتخاب کرائے جائیں گی ان کی پارٹی اس میں شامل ہوگی، ساتھ ہی کسی دوسری پارٹی کے ساتھ مل کر انتخاب میں حصہ لے گی۔

کے کویتا کے مطابق مجوزہ پارٹی کو حیدرآباد میں ہونے والے آئندہ بلدیاتی انتخاب کے لیے انتخابی نشان مل سکتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے یہ پیش گوئی بھی کی کہ ریاستِ تلنگانہ میں بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

فلسطینیوں کی تکالیف کم کرنے کیلئے ایک ارب ڈالر کی سعودی امداد

ریاض (ایجنسی):

سعودی عرب کے وزیر مملکت برائے خارجہ امور عادل الجبیر نے انکشاف کیا ہے کہ سعودی عرب فلسطینیوں کی تکالیف کو کم کرنے، ان کی مشکلات کے خاتمے اور اس امن کے حصول کے لیے جس کے وہ حقدار ہیں، ایک ارب ڈالر تک کا مالی تعاون فراہم کرے گی۔ یہ بیانات پیس کونسل کے پہلے اجلاس میں سعودی عرب کی شرکت کے بعد سامنے آئے ہیں۔ نئی امداد جس کا سعودی عرب نے عہد کیا ہے ریاض کے اس راسخ موقف کے عین مطابق ہے جس کے تحت وہ دارالحکومت مشرقی قدس کے ساتھ ایک آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے انتھک کوششوں کی تاکید کرتا ہے۔

غزہ کیلئے عالمی استحکام فورس میں فوج بھیجنے والوں میں پاکستان شامل نہیں

اسلام آباد (ایجنسی):

پاکستان کا نام ان پانچ ممالک میں شامل نہیں ہے، جنہوں نے انٹرنیشنل سٹیبلائزیشن فورس (عالمی استحکام فورس) کے لیے اپنی فوجیں بھیجی یا بھیجنا ہیں۔ یہ فورس امریکی صدر ٹرمپ کے امن منصوبے کے تحت غزہ میں تعمیر نو کے علاقوں کو محفوظ بنانے اور جنگ کے بعد کے انتظامی انتظامات کی حمایت کرنے کی ذمہ داری سرانجام دے گی۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی ایک قرارداد، جو نومبر کے وسط میں منظور کی گئی تھی، نے بورڈ اور اس کے ساتھ کام کرنے والے ممالک کو غزہ میں ایک بین الاقوامی استحکام فورس قائم کرنے کا اختیار دیا، جہاں ٹرمپ کے منصوبے کے تحت اکتوبر میں ایک جنگ بندی شروع ہوئی جس پر اسرائیل اور فلسطینی گروپ حماس نے دستخط کیے تھے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جمعرات کو اپنے بورڈ آف پیس کے افتتاح کے موقع پر 10 ارب ڈالر کا وعدہ کیا جبکہ مسلم اکثریتی ممالک نے غزہ کے لیے فنڈز اور فوجیوں کی پیشکش کی لیکن بورڈ کے حتمی مشن پر سوالات اٹھ رہے ہیں۔

'بورڈ آف پیس' اس وقت اکٹھا ہوا جب ٹرمپ انتظامیہ نے قطر اور مصر کے ساتھ مل کر غزہ میں دو سال سے جاری تباہ کن جنگ کو روکنے کے لیے اکتوبر میں جنگ بندی پر بات چیت کی۔ منصوبے کے دوسرے مرحلے میں حماس کو غیر مسلح کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کسی عرب ملک کے طور پہلی بار مراکش نے اعلان کیا کہ وہ پولیس کے علاوہ افسران کو نوزائیدہ انٹرنیشنل سٹیبلائزیشن فورس میں بھیجنے کے لیے تیار ہے۔ فورس کے امریکی کمانڈر میجر جنرل جیسپر جیفرز نے کہا کہ البانیہ، انڈونیشیا، قازقستان اور کوسوو بھی فوج بھیج رہے ہیں اور اعلان کیا کہ انڈونیشیائی افسران کے نائب کے طور پر کام کرے گا۔ انڈونیشیا، دنیا کا سب سے بڑے مسلم اکثریتی ملک، نے پہلے کہا تھا کہ وہ 8,000 فوجی بھیجنے کے لیے تیار ہے، جو 20,000 کی مطلوبہ تعداد کا نصف ہے۔

ٹرمپ نے انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو کی تعریف کی، جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی اور مشرقی تیمور میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزام میں سابق فوجی افسر کو 'سخت' قرار دیا۔ امریکہ کی طرف سے غزہ کے لیے اعلیٰ نمائندہ نامزد بلغاریہ کے ایک تجربہ کار سفارت کار نکولے ملاڈینوف نے بھی غزہ میں حماس کے بعد کی پولیس فورس کے لیے بھرتی شروع کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ ابتدائی گھنٹوں میں 2،000 افراد نے درخواستیں دی تھیں۔

"لوہیانامہ" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے، اس اخبار سے متعلق کوئی بھی قانونی کارروائی صرف لکھنؤ کی مجاز عدالت یا فورم میں کی جاسکتی ہے۔
قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اخبار میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے سلسلہ میں اخراجات، معاملات یا لین دین کرنے سے قبل ذاتی طور پر اطمینان کرلیں۔ آپ کا محبوب روزنامہ اشتہارات میں شائع ہونے والے مود کی حقانیت اور دعوؤں کی سچائی سے قطعی واقف نہیں ہوتا۔ مشتہرین جو بھی مواد اور دعوے مشتہر کرتے ہیں ان کی ادارہ تائید یا توثیق نہیں کرسکتا، لہٰذا ان کے تعلق سے ادارہ لوہیانامہ کے مالک، پرنٹر، پبلشر اور ایڈیٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔ (ادارہ لوہیانامہ)

روزنامہ لوہیا نامہ، پرنٹر، پبلشر و پروپرائٹر: جاوید احمد نے دکشتا آفسیٹ 105/128، پھولباغ، کھٹیانہ حسین گنج، لکھنؤ (یوپی)-01 سے چھپوا کر 155/239 بھیڑی منڈی، مولوی گنج لکھنؤ شائع کیا، ایڈیٹر: جاوید احمد
PRINTER, PUBLISHER & OWNER : JAVED AHMAD PRINTED AT: DAXITA OFFSET 105/128 PHOOLBAGH, KHATIYANA HUSAINGANJ, LUCKNOW (U.P.)-01 AND PUBLISHED FROM-155/239 bhedi mandi molvi ganj, Lucknow (U.P.)-226018, EDITOR:JAVED AHMAD,
Mob. 9999422966 Phone:0522-4332403 E-mail:lohiyanama84@rediffmail.com, Website:www.lohianama.com

اتر پردیش اسمبلی میں بجلی پر ہنگامہ آرائی

اسمارٹ میٹر اور نجکاری پر حکومت و اپوزیشن آمنے سامنے

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش اسمبلی میں جمعرات کو بجلی کی فراہمی، نجکاری اور اسمارٹ میٹر کے معاملے پر زبردست ہنگامہ آرائی دیکھنے میں آئی۔ وقفہ صفر کے دوران سماجوادی پارٹی کے اراکین نے ریاست میں مناسب بجلی سپلائی نہ ہونے، شرحوں میں اضافے اور اسمارٹ میٹر کے نام پر صارفین کو ہراساں کیے جانے کا الزام عائد کرتے ہوئے حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کیا۔ سماجوادی پارٹی کے رکن رام سنگھ پٹیل نے کہا کہ اس وقت جاری بجلی کٹوتی سے اندیشہ ہے کہ شدید گرمی کے دوران حالات مزید بگڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ بجلی پیداوار اور سپلائی کے سلسلے میں حکومت کے پاس کوئی ٹھوس تیاری نہیں ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ محکمہ کی ہیلپ لائن 1912 پر بھی شکایات کا مؤثر ازالہ نہیں ہو پا رہا۔

فہیم عرفان نے اسمارٹ میٹر کے نام پر صارفین کے استحصال اور کلو واٹ بڑھانے میں مبینہ من مانی کا معاملہ اٹھایا۔ پنکج پٹیل نے کہا کہ بڑھتی ہوئی شرحوں سے عوام پریشان ہیں اور حکومت عوامی خدمت کے بجائے محاصل میں اضافہ کرنے پر توجہ دے رہی ہے۔ سماجوادی پارٹی نے بجلی کو عیش وعشرت نہیں بلکہ بنیادی سہولت قرار دیتے ہوئے اسے سستا اور آسانی سے دستیاب بنانے کا مطالبہ کیا۔ جواب میں توانائی کے وزیر اے کے شرمانے تمام الزامات کو بے بنیاد قرار دیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش میں اب بجلی کوئی مسئلہ نہیں رہا اور ہر صارف کو بلا تعطل اور مسلسل بجلی فراہم کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق ریاست آج بجلی پیداوار، تقسیم اور سپلائی کے معاملے میں سرفہرست ہے۔ انہوں نے کہا کہ گھریلو بجلی کی شرحیں دیگر ریاستوں کے مقابلے میں کم ہیں اور کسانوں کو مفت بجلی فراہم کرنے والی اتر پردیش ملک کی پہلی ریاست ہے۔ نجکاری کے سوال پر وزیر نے واضح کیا کہ ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا ہے اور آئندہ جو بھی قدم اٹھایا جائے گا وہ ریاستی مفاد میں ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ سن 2006 میں اُس وقت کی سماجوادی پارٹی حکومت نے نجی شعبے کو پاور پلانٹ لگانے کی دعوت دی تھی۔ قبل ازیں سوالیہ گھنٹے کے دوران زرعی امور پر حکومت کے جواب سے غیر مطمئن سماجوادی پارٹی کے اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا۔ وزیر زراعت سورج پرتاپ شاہی نے کہا کہ ریاست میں کسانوں کو کسی قسم کی دقت نہیں ہے، کھاد وافر مقدار میں دستیاب ہے اور پردھان منتری کسان سمان ندھی کا فائدہ کسانوں کو مل رہا ہے۔ اسمبلی کے دوران ڈاکٹر راگنی کے سوال پر وزیر دنیش پرتاپ سنگھ جواب دے رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے محکمے کے کاموں کے ساتھ اسمبلی صدر ستیش مہانا کے حلقے میں کرائے گئے ترقیاتی کاموں کا بھی ذکر کیا، جس پر اسمبلی صدر نے انہیں ہدایت دی کہ وہ صرف اپنے محکمے تک محدود رہیں۔ ایوان میں بجٹ پیش کیے جانے کے ساتھ ہی بجلی اور کسانوں کے مسائل پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ جاری رہا۔

رمضان المبارک قرآن کریم کا مہینہ ہے: مولانا خالد رشید

ماہِ مبارک کے پہلے جمعہ میں امام عیدگاہ لکھنؤ کا خطاب

لکھنؤ (پریس ریلیز):
رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کو اپنے خطبے میں جامع مسجد عیدگاہ لکھنؤ میں امام عیدگاہ لکھنؤ مولانا خالد رشید فرنگی محلی چیرمین اسلامک سنٹر آف انڈیا نے کہا کہ رمضان المبارک وہ مقدس مہینہ ہے جس میں رب کریم نے تمام انسانوں کی راہ نمائی کے لیے اپنی سب سے مقدس کتاب قرآن کریم نازل فرمایا۔ اس لیے ہر روزے دار کو چاہئے کہ اس مبارک مہینے میں قرآن کریم کی تلاوت کا اہتمام کریں۔ اللہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا: کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔'' اس لیے ہم سب کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ قرآن کو سیکھنے اور سکھانے کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اور تراویح کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ اس میں قرآن پڑھا جائے اور تراویح کی بیس رکعتیں صحابہ کرامؓ و تابعینؒ سے پڑھنا ثابت ہے اور عہد صحابہؓ سے ائمۂ مجتہدین، اکابرین ومحدثین اور سلف کے زمانے سے آج تک بیس رکعت تراویح پڑھنے کا معمول رہا ہے۔ جمعہ کے خطبے میں مولانا نے مزید کہا کہ روزہ داروں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تراویح کی دو سنتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تراویح میں کم از کم ایک قرآن سنا جائے اور دوسری یہ کہ پورے رمضان تراویح پڑھی جائے۔

انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کا حفظ کرائیں کیوں کہ حافظ قرآن کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا کہ: قیامت کے دن صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔ مولانا نے اس موقع پر والدین کی توجہ اس طرف مبذول کرائی کہ جو والدین اپنے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیتے ہیں۔ ان کا اللہ کے دربار میں بہت انعام واکرام سے نوازا جائے گا۔ جیسا کہ رسولؐ نے فرمایا: جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنچایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو۔

'ممنوعہ علاقے میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی'

عدالت نے کہا کہ معاشرے کی مخلوط ثقافت کو دیکھتے ہوئے شہریوں کو مقامی انتظامیہ کے رہنما اصولوں پر عمل کرنا چاہیے

لکھنؤ (ایجنسی):
الہ آباد ہائی کورٹ نے ایک حکم میں کہا کہ سماجی ہم آہنگی اور امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے مقامی انتظامیہ کے احکامات کی تعمیل کرنا ہر شہری کے لیے لازمی ہے۔ کسی کو بھی ممنوعہ علاقے میں عبادت کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ تاہم، عدالت نے عظیم احمد خان عرف ایم احمد اور مرزا التفت الرحمٰن بیگ عرف اتفاق الرحمٰن کے خلاف مقامی انتظامیہ کی جانب سے ممنوعہ جگہ پر زبردستی نماز ادا کرنے پر فوجداری مقدمہ خارج کر دیا۔ جسٹس سوربھ سریواستو نے ان نوجوانوں کو خبردار کیا کہ وہ مستقبل میں مقامی انتظامیہ کی ہدایات اور مخصوص پابندیوں پر عمل کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ریلیف صرف درخواست گزاروں کو دی گئی ہے۔ کسی دوسرے ملزم کو اس سے فائدہ نہیں ملے گا۔

عدالت نے کہا کہ ملک کے جمہوری اور سیکولر نظام میں ہر مذہب، عقیدے، ذات اور فرقے کے شہریوں کو اپنے رسم ورواج کے مطابق اپنے مذہب اور عقائد پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے۔ معاشرے کی ملی جلی ثقافت کے پیش نظر، شہریوں کو مقامی انتظامیہ کے رہنما اصولوں اور ہدایات پر عمل کرنا چاہیے۔

درخواست گزاروں کے خلاف خلیل آباد پولیس اسٹیشن میں تعزیرات ہند کی دفعہ 143 اور 188 کے تحت ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ تفتیش کے بعد پولس نے ان کے خلاف چارج شیٹ داخل کی۔ سنت کبیر نگر میں سول جج (جونیئر ڈویژن) کی عدالت نے مئی 2019 میں اس معاملے کا نوٹس لیا اور عرضی گزاروں کو سمن جاری کیا۔ درخواست میں کہا گیا کہ درخواست گزاروں کی کوئی مجرمانہ تاریخ نہیں ہے اور ان کے خلاف الزامات صرف ممنوعہ علاقے میں نماز ادا کرنے پر مبنی ہیں۔

ان میں سے ایک مقابلہ جاتی امتحانات میں حصہ لے رہا ہے، اور ٹرائل جاری رکھنے سے اس کے مستقبل پر منفی اثر پڑ سکتا ہے۔ سرکاری وکیل نے تسلیم کیا کہ اس کی کوئی مجرمانہ تاریخ نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ امن وامان کو برقرار رکھنے کے لیے مخصوص مقامات پر نماز ادا کرنا ممنوع ہے۔ عدالت نے کہا کہ پابندی کی تعمیل معاشرے کے وسیع تر مفاد میں ہے تاکہ امن وامان اور مقامی باشندوں کے درمیان امن اور ہم آہنگی کو برقرار رکھا جا سکے۔ ممنوعہ جگہ پر نماز ادا کرنے کی نیت پر مبنی الزامات ایک درخواست گزار کے مستقبل کو نمایاں طور پر متاثر کر رہے ہیں اور دوسرے کے ساتھ ناانصافی کر رہے ہیں۔ عدالت نے دونوں فریقوں کو متنبہ کیا کہ اگر مستقبل میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے کوئی ہدایات یا مخصوص پابندیاں جاری کی جاتی ہیں، تو انہیں ان کی تعمیل کرنی چاہیے، جو ہمیشہ معاشرے کے وسیع تر مفاد میں ہوتی ہے۔

امریکی ڈیل اور ٹرمپ کے دعوے پر اکھلیش یادو کا حملہ

حکومت سے وضاحت کا مطالبہ، خودمختاری اور معاشی مفادات پر خاموشی تشویش ناک ہے

لکھنؤ (ایجنسی):
سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کے حالیہ بیان اور امریکہ کے ساتھ تجارتی ڈیل کے معاملے پر مرکزی حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے فوری وضاحت کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی خاموشی سے شکوک وشبہات جنم لے رہے ہیں اور یہ معاملہ ملک کے وقار اور خودمختاری سے جڑا ہوا ہے۔

اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر امریکی صدر کے بیان کا حوالہ دیتے ہوئے سوال اٹھایا کہ آخر اس دن کیا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کیا ڈیل نے منہ پر مہر لگا دی ہے؟ یا تو صاف طور پر بتایا جائے کہ حقائق کیا ہیں یا پھر بیرونی مداخلت کے دعوؤں کو واضح طور پر مسترد کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی سیاست نے کیا اب خودمختاری کو بھی گروی رکھ دیا ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت ملک کے اہم معاملات پر شفافیت سے کام نہیں لے رہی۔ ان کے مطابق اگر کسی بھی طرح کی تجارتی ڈیل میں زراعت، صنعت یا روزگار سے جڑے مفادات متاثر ہوتے ہیں تو اس کا خمیازہ عام شہریوں کو بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر نہ کھیتی ہوگی، نہ کارخانے چلیں گے اور نہ چھوٹی بڑی صنعتیں مضبوط رہیں گی تو نوجوانوں کو روزگار کہاں سے ملے گا اور ان کا مستقبل کیسے محفوظ ہوگا۔

واضح رہے کہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ آپریشن سندور کے دوران ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کشیدگی کے وقت ہندوستان کے گیارہ جیٹ طیارے گر گئے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ بھاری ٹیرف کی دھمکی دے کر جنگ کو ٹالا گیا تھا اور حالات نہایت خطرناک ہو چکے تھے۔ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد ملک کی سیاست میں ہلچل تیز ہوگئی ہے اور اپوزیشن جماعتیں مرکزی حکومت سے جواب طلب کر رہی ہیں۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ معاملہ صرف سیاست کا نہیں بلکہ ملک کے احترام اور عوام کے حق جاننے سے متعلق ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مرکزی حکومت کھل کر اپنا موقف پیش کرے تاکہ کسی بھی طرح کی قیاس آرائیوں کا خاتمہ ہو سکے اور عوام کو سچائی معلوم ہو۔

تکنیکی تعلیم کے وزیر اور وزیر ٹرانسپورٹ نے لکھنؤ سے ہنومان گنج (چترکوٹ) کے لیے نئی بس سروس کو ہری جھنڈی دکھائی

لکھنؤ (پریس ریلیز): اتر پردیش کے تکنیکی تعلیم اور صارفین امور کے وزیر جناب آشیش پٹیل اور ٹرانسپورٹ کے وزیر مملکت (آزادانہ چارج) جناب دیاشنکر سنگھ نے آج 1- مال ایونیو روڈ، لکھنؤ سے ایک نئی روڈویز بس سروس کو ہری جھنڈی دکھائی۔ یہ بس سروس چترکوٹ ضلع کو ریاستی دارالحکومت لکھنؤ سے جوڑے گی۔ اس موقع پر جناب آشیش پٹیل نے کہا کہ چترکوٹ کے لوگوں کو اس بس سروس کے آغاز سے کافی فائدہ ہوگا۔ ریاستی حکومت نے علاقے کی آسان نقل وحمل کی ضرورت کا حوالہ دیتے ہوئے اس سروس کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے بس سروس کے لیے وزیر ٹرانسپورٹ کا شکریہ ادا کیا۔ یہ بس لکھنؤ سے ہنومان گنج کے راستے رائے بریلی، اونچہار، سیراتھو اور عظیم شاعر تلسی داس کی جائے پیدائش راجاپور جائے گی۔ یہ بس سروس مدھیہ پردیش کی سرحد سے تقریباً 3 کلومیٹر پہلے چلے گی۔ اب چترکوٹ کے دیہی علاقوں کے لوگ بغیر کسی پریشانی کے ریاستی دارالحکومت لکھنؤ کا سفر کر سکیں گے۔ وزیر ٹرانسپورٹ جناب دیاشنکر سنگھ نے اس موقع پر وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آج لکھنؤ سے ایک نئی بس سروس شروع کی جا رہی ہے۔ یہ بس روزانہ لکھنؤ سے روانہ ہوگی اور مختلف مقامات پر رکتی ہوئی ہنومان گنج پہنچے گی۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً 1540 نئے راستوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ محکمہ جلد ہی تمام روٹ پر بسیں چلانے کی تیاری کر رہا ہے۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ کی ہدایات کے مطابق، ریاست کے تمام دیہات جلد ہی ضروری ٹرانسپورٹ خدمات سے منسلک ہو جائیں گے۔ اس موقع پر لکھنؤ کے ریجنل منیجر امر سہائے نے بتایا کہ لکھنؤ سے یہ بس صبح 8.30 بجے عالم باغ سے روانہ ہوگی اور دوپہر 02.15 بجے ہنومان گنج پہنچے گی۔ یہ بس 10.30 پر رائے بریلی، 11.30 بجے اُنچاہار، 12.15 پر سرتھو اور 13.15 پر راجاپور پہنچے گی۔ اسی طرح ہنومان گنج سے 15.30 پر نکل کررات 21.15 بجے عالم باغ پہنچے گی۔ واپسی کے دوران یہ بس 16.30 پر راجاپور، 17.30 پر سیرتھو، 18.15 بجے اونچاہار اور 19.15 بجے رائے بریلی پہنچے گی۔

شیعوں اور شیعی مقدسات پر ہو رہے حملوں میں اسرائیلی ایجنٹ ملوث ہو سکتے ہیں: مولانا کلب جواد

لکھنؤ (پریس ریلیز):
مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی نے حال ہی میں مدھیہ پردیش کے شہر بھوپال میں پولیس کے ذریعہ امام باڑے کی بے حرمتی اور فرخ آباد میں روضۂ مولا علیؑ پر ہوئے حملے اور آتش زنی کی مذمت کرتے ہوئے ان واقعات کو ناقابل قبول قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ بھوپال اور فرخ آباد میں جس طرح شیعی مقدسات کی توہین کی گئی اور شیعوں کو نفرت کا نشانہ بنایا گیا ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ ہندوستان میں ہندو مسلم فسادات بہت ہوئے مگر کبھی کسی فساد میں شیعوں کو منصوبہ بند طریقے سے نشانہ نہیں بنایا گیا۔ ایسا پہلی بار ہو رہا ہے کہ شیعوں اور شیعی مقدس مقامات کو منظم طریقے سے نشانہ بنایا جا رہا ہے جس پر مدھیہ پردیش اور اتر پردیش سرکار کو سخت کارروائی کرنی چاہیے۔

مولانا نے کہا کہ ہم مرکزی حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ ان واقعات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے جانچ کروائی جائے اور مجرموں کو سزا دی جائے۔ مولانا نے مزید کہا کہ ہندوستان میں بھی اسرائیلی ایجنٹ موجود ہیں جو ملک کے ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کیونکہ اس سے پہلے ایسا کبھی شیعوں کے ساتھ نہیں ہوا۔ یقیناً یہ اسرائیلی ایجنٹ ہیں جو شیعوں کے مقدسات کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ کیونکہ پوری دنیا میں صرف شیعہ ہی ہیں جو امریکہ اور اسرائیل کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ لہذا یہ ایران کی حمایت اور امریکہ اور اسرائیل کی دشمنی کا بدلہ ہندوستان میں ہم سے لیا جا رہا ہے جس میں اسرائیلی ایجنٹ شامل ہیں۔ مولانا نے کہا کہ حکومت ان واقعات کی جانچ کروائے اور مجرموں کو سخت سزا دی جائے تاکہ شرپسندوں کو دوبارہ ایسا کرنے کی جرأت نہ ہو۔

ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے یا ترمیم کرنے کا آخری موقع

22 فروری کو بوتھوں پر دعوے اور اعتراضات وصول کیے جائیں گے

کے ذریعے ووٹر فہرست کو مزید پاک بنانے اور اہل شہریوں کے زیادہ سے زیادہ اندراج کو یقینی بنانے پر خاص توجہ دی جا رہی ہے۔

لکھنؤ (ایجنسی):
اتر پردیش میں اسمبلی حلقوں کی انتخابی فہرستوں کی خصوصی گہری نظرثانی پروگرام 2026 کے تحت 22 فروری کو ریاست بھر میں خصوصی مہم کا انعقاد کیا جائے گا۔ اس دن تمام متعلقہ بوتھوں پر ووٹروں سے دعوے اور اعتراضات وصول کیے جائیں گے تاکہ انتخابی فہرست کو زیادہ درست، شفاف اور تازہ بنایا جاسکے۔

اس سلسلے میں ریاست کے چیف الیکشن افسر نو دیپ رِنوا نے تمام ضلع الیکشن افسروں کو ضروری ہدایات جاری کر دی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ یکم جنوری 2026 کو اہلیت کی تاریخ مانتے ہوئے جاری نظرثانی مہم کے دوران موصول ہونے والے دعووں اور اعتراضات کو منظم طریقے سے نمٹانے اور نوٹس مرحلے میں پیش رفت یقینی بنانے کے لیے یہ خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔

مہم کے دن تمام پولنگ مراکز پر بوتھ سطحی افسر صبح 10 بج کر 30 منٹ سے دوپہر 1 بج کر 30 منٹ تک موجود رہیں گے اور ووٹروں کی جانب سے دیے جانے والے فارم اور اعتراضات قبول کریں گے۔ چیف الیکشن افسر نے ہدایت دی ہے کہ انتخابی رجسٹریشن افسران، معاون انتخابی رجسٹریشن افسران اور دیگر متعلقہ اہلکار اس مہم کے مؤثر نفاذ کو یقینی بنائیں۔

انہوں نے کہا کہ نظرثانی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ووٹر فہرست میں شامل نام، پتے اور دیگر تفصیلات میں موجود خامیوں کو دور کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ اہل شہریوں کا اندراج ممکن بنایا جائے تاکہ جمہوری عمل میں ان کی شمولیت مضبوط ہو سکے۔ ریاست کے باشندگان سے اپیل کی گئی ہے کہ اگر ان کے نام، پتہ یا دیگر معلومات میں کوئی غلطی ہو یا نیا نام شامل کرانا ہو تو وہ 22 فروری کو اپنے متعلقہ بوتھ پر پہنچ کر اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

مزید بتایا گیا کہ بوتھ سطحی افسر اس وقت ووٹروں کو نوٹس کی تقسیم، منطقی بے قاعدگیوں سے متعلق معاملات میں گھر گھر جا کر سماعت اور فارم نمبر 6 وصول کرنے جیسے اہم کاموں میں مصروف ہیں۔ ان سرگرمیوں کی ترجیح کو مدنظر رکھتے ہوئے ووٹر مدد مراکز پر صبح 10 بجے سے دوپہر 12 بجے تک لازمی حاضری کی سابقہ شرط کو فی الحال ختم کر دیا گیا ہے۔ محکمہ انتخاب نے واضح کیا ہے کہ اس خصوصی مہم

اتر پردیش حکومت نے زرعی یونیورسٹیوں اور محکمانہ کاموں کے لیے مالیاتی منظوری دی ہے

لکھنؤ (پریس ریلیز): اتر پردیش حکومت نے ریاست میں زرعی تحقیق، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور محکمانہ مضبوطی کے لیے مالی منظوری دی ہے۔ ان منظوریوں کا بنیادی مقصد ریاست کی مختلف زرعی یونیورسٹیوں میں بیج ذخیرہ کرنے کی جدید سہولیات تیار کرنا اور محکمہ زراعت کے انتظامی کاموں کو مزید موثر بنانا ہے۔ یہ فیصلہ ریاست کے زرعی شعبے میں ٹیکنالوجی اور وسائل کی دستیابی کو یقینی بنائے گا۔ ملی منظوریوں کے تحت، آچاریہ نریندر دیو ایگریکلچر اینڈ ٹکنالوجی یونیورسٹی، کمار گنج (ایودھیا) کے ساتھ ساتھ باندہ اور کانپور کی زرعی یونیورسٹیوں میں بیج ذخیرہ کرنے کے خصوصی یونٹوں اور بیجوں کے مرکزوں کی تعمیر کے لیے تقریباً 68.4 کروڑ کی رقم مختص کی گئی ہے۔ مزید برآں، اتر پردیش حکومت نے مالی سال 2025-26 کے لیے ڈائریکٹریٹ اور ایڈمنسٹریشن ہیڈ کے تحت فرنیچر، کمپیوٹر ہارڈویئر، سافٹ ویئر اور دیگر ضروری آلات کی خریداری کے لیے 5 کروڑ کی مالی منظوری دی ہے۔ مزید برآں، زرعی توسیع اور ٹیکنالوجی کے قومی مشن کے تحت زرعی توسیع پر ذیلی مشن (SMAE) اسکیم کے لیے مرکزی اور ریاستی حصہ سمیت تقریباً 25.0 کروڑ کی رقم منظور کی گئی ہے۔ ریاستی وزیر زراعت جناب سوریہ پرتاپ شاہی نے کہا کہ ریاستی حکومت کسانوں کی آمدنی بڑھانے اور انہیں معیاری بیج فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ ان خصوصی سیڈ ہب کی تعمیر اور محکمانہ جدیدکاری کے لیے جاری کیے گئے فنڈ کے صحیح استعمال سے اتر پردیش کے کسانوں کو بہت سے دوررس فوائد حاصل ہوں گے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ منظورشدہ فنڈ کو معیاری طریقے سے اور مقررہ مدت کے اندر استعمال کیا جائے تاکہ کسانوں کو زمین پر براہ راست فائدہ پہنچ سکے۔

رمضان ہیلپ لائن

اسلامک سنٹر آف انڈیا، لکھنؤ

رمضان ہیلپ لائن ملک میں اپنی نوعیت کی منفرد ہیلپ لائن ہے۔ واضح رہے کہ اسلامک سنٹر آف انڈیا کے تحت دارالعلوم نظامیہ فرنگی محل میں روزہ داروں کی دینی اور شرعی رہ نمائی کے لیے ۲۰۰۱ء میں قبل رمضان ہیلپ لائن قائم کی گئی تھی۔ جس کی مقبولیت میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ اس ہیلپ لائن سے لوگ فون اور ای میل کے ذریعہ روزہ، نماز، زکوٰۃ، اعتکاف اور دیگر مسائل سے متعلق سوالات ملک اور بیرون ملک سے بھی کرتے ہیں۔ جن کے جوابات مولانا خالد رشید فرنگی محلی کی سربراہی میں علمائے کرام کا ایک پینل دیتا ہے۔ لوگ اپنے سوالات ان نمبروں 9415023970, 9335929670, 9415102947, 7007705774, 9140427677 اور ای میل: ramzanhelpline2005@gmail.com نیز ویب سائٹ: www.farangimahal.in پر پوچھ سکتے ہیں۔

سوال: ایک شخص کو دائمی مرض ہے اور ڈاکٹروں نے روزہ نہ رکھنے کا مشورہ دیا تو وہ شخص کیا کرے گا؟
جواب: وہ شخص ہر روزے کے بدلے فدیہ ادا کرے اور فدیہ ایک فقیر کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے یا تقریباً ایک کلو سات سو گرام گیہوں یا اس کی قیمت ادا کرنا ہے۔
سوال: کیا دمہ کا مریض حالت روزہ میں آکسیجن لے سکتا ہے؟
جواب: آکسیجن لے سکتا ہے بشرطیکہ اس میں دوا کا کوئی جز شامل نہ ہو۔
سوال: ہمارے یہاں مشہور ہے کہ حالت روزہ میں بار بار ہچکی آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟
جواب: یہ صحیح نہیں ہے، بار بار ہچکی آنے سے بھی روزہ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔
سوال: حالت روزہ میں سانس کا مریض کیا انہیلر کا استعمال کر سکتا ہے؟ اگر استعمال کر لیا تو کیا حکم ہے؟
جواب: انہیلر میں دوا شامل ہوتی ہے اس لیے اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔
سوال: رمضان میں کون کون سے وظائف زیادہ پڑھنے کا حکم ہے؟
جواب: رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے کہ اس ماہِ مبارک میں چار چیزوں کی کثرت کرو (۱) کلمہ طیبہ کا ورد (۲) استغفار (۳) زیادہ سے زیادہ جنت کی طلب (۴) جہنم سے پناہ۔

مسائل شرعیہ اکیڈمی، کانپور

زیر سرپرستی:
قاضیٔ شہر کانپور حضرت الحاج حافظ وقاری عبدالقدوس ہادی صاحب
کارگزار جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء اتر پردیش، صدر جمعیۃ علماء کانپور
مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت العلوم قلی بازار کانپور

سوال: کیا ایک ہی امام کے پیچھے عشاء تراویح کی نماز اور وتر کی نماز پڑھنا جائز ہے؟
جواب: ایک امام کے پیچھے عشاء کی فرض نماز اور دوسرے امام کے پیچھے تراویح اور وتر کی نماز پڑھنا جائز ہے۔
سوال: اگر کوئی مقیم روزہ کی نیت کے بعد سفر کرے تو کیا حکم ہوگا؟
جواب: اگر کوئی مقیم رمضان میں روزے کی نیت کے بعد سفر کرے تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا لازم ہے، اگر کسی وجہ سے اس روزے کو فاسد کر دیا تو قضا لازم ہوگی کفارہ نہیں۔
سوال: اگر تراویح کی اٹھارہ رکعت پڑھ کر امام نے سمجھا کہ بیس رکعت پوری ہوگئیں اور وتر کی نیت باندھ لی، مگر دو رکعت پڑھ کر یاد آیا تو کہ تراویح کی دو رکعت باقی رہ گئی ہیں، فوراً دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو کیا یہ دو رکعت تراویح میں شمار ہوں گی؟
جواب: اگر تراویح کی اٹھارہ رکعت پڑھ کر امام نے سمجھا کہ بیس رکعت پوری ہوگئیں اور وتر کی نیت باندھ لی، مگر دو رکعت پڑھ کر یاد آیا تو کہ تراویح کی دو رکعت باقی رہ گئی ہیں، فوراً دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو یہ دو رکعت تراویح کی شمار نہیں ہوں گی۔